جملوں کی شناخت کیسے کریں؟

پسند فرمودہ

حضرت مولانا عبد الخالق صاحب مدراسی مدظلہ العالی

مؤلف

واصف احمد ابن رفیق الرحمن صاحب مالیگانوی

متعلم دار العلوم دیوبند

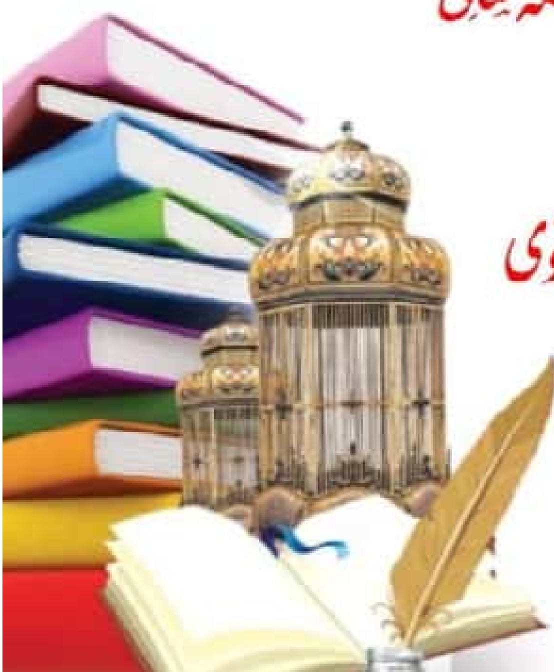

مکتبہ محمدیہ دیوبند

جملوں کی شناخت
کیسے کریں

دعائیہ کلمات

حضرت مولانا محمد غلام وستانوی صاحب دامت برکاتہم العالیہ
رکن شوری دارالعلوم دیوبند

پسند فرمودہ

حضرت مولانا عبدالخالق مدراسی صاحب مدظلہ
نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند

مؤلف

واصف احمد مالیگانوی
متعلم دارالعلوم دیوبند

ناشر

مکتبہ محمدیہ دیوبند

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	:	جملوں کی شناخت کیسے کریں؟
نام مؤلف	:	واصف احمد ابن رفیق الرحمٰن مالیگانوی مہاراشٹری معلم دارالعلوم دیوبند
معاون	:	مولانا محمد شعیب علی گڈھی، محمد یٰسین افغانی
کمپوزنگ	:	محمد اسجد رزاقی +919411184818
سن اشاعت اول	:	جمادی الاولی ۱۴۳۹ھ مطابق فروری ۲۰۱۸ء
سن اشاعت ثانی	:	ذوقعدہ ۱۴۳۹ھ مطابق جولائی ۲۰۱۸ء
تعداد	:	گیارہ سو(۱۱۰۰)
ناشر	:	**مکتبہ مُحمَّدیہ دیوبند**
رابطہ نمبر	:	**9027553417,9760047618**

ملنے کے پتے

☆ مکتبہ صوت القرآن دیوبند ☆ کتب خانہ نعیمیہ دیوبند ☆ مکتبہ البلاغ دیوبند
☆ فدائے ملت بکڈ پو دیوبند ☆ حسینیہ بکڈ پو دیوبند ☆ دارالاشاعت دیوبند
☆ مکتبہ دارالمعارف دیوبند ☆ مکتبہ حجاز دیوبند ☆ فیصل پبلکیشن دیوبند
☆ عبداللہ بکڈ پو مالیگاؤں ☆ زمزم بکڈ پو دیوبند ☆ مکتبہ دارالعلم دیوبند
☆ نورانی بکڈ پو مالیگاؤں ☆ دارالکتاب دیوبند ☆ محفوظ بکڈ پو مالیگاؤں
☆ ادارۃ الصدیق دیوبند و گجرات ☆ مکتبہ دارالعرفان دیوبند ☆ مکتبہ رحمانیہ سہارنپور
☆ ادارہ مرکز علم وادب دیوبند ☆ مکتبہ مسیح الامت دیوبند ☆ اُکل کواں کے کتب خانے

فہرست مضامین

صفحہ	عنوانات
۵	دعائیہ کلمات حضرت مولانا محمد غلام وستانوی صاحب دامت برکاتہم العالیہ
۶	پسند فرمودہ حضرت مولانا عبدالخالق صاحب مدراسی دامت برکاتہم العالیہ
۷	تقریظ حضرت مولانا جمیل احمد صاحب سکروڑوی دامت برکاتہم العالیہ
۸	تقریظ حضرت مولانا محمد علی صاحب بجنوری مدظلہ العالی
۸	حضرت مولانا عارف جمیل صاحب مبارکپوری دامت برکاتہم العالیہ
۹	تقریظ حضرت مولانا اشرف عباس صاحب مدظلہ العالی
۹	حضرت مولانا افضل صاحب بستوی مدظلہ العالی
۱۰	پیشِ لفظ
۱۲	جملہ اور کلام میں فرق
۱۳	جملہ خبریہ وانشائیہ کا بیان
۱۶	جملہ اسمیہ کا بیان
۱۷	مبتدا اور خبر کے احکام
۲۰	جملہ اسمیہ میں مبتدا کی مختلف صورتیں
۲۲	جملہ اسمیہ میں خبر کی مختلف صورتیں
۲۵	نواسخ جملہ کا بیان
۲۵	حروف مشبہ بالفعل کا بیان

ماولا المشابہتان بلیس کا بیان	۲۶
لائے نفی جنس کا بیان	۲۷
افعال ناقصہ کا بیان	۲۹
افعال مقاربہ کا بیان	۳۰
جملہ فعلیہ کا بیان	۳۲
فعل کی قسمیں	۳۲
فاعل اور فعل کے احکام	۳۳
فعل لازم ومتعدی کا بیان	۳۵
فعل لازم ومتعدی کی شناخت	۳۵
فعلِ متعدی کی تین قسمیں	۳۵
افعال مدح وذم کا بیان	۳۷
اسمائے افعال کا بیان	۳۸
جملہ ظرفیہ کا بیان	۳۹
جملہ شرطیہ کا بیان	۴۰
وہ جملے جو محل اعراب میں واقع ہوتے ہیں سات ہیں	۴۱
وہ جملے جو محل اعراب میں نہیں ہوتے ہیں نو ہیں	۴۸
امتحانات کے پرچہ کرنے کے چند اصول وضوابط	۶۱
مشکل الفاظ کی لغات	۶۴

دعائیہ کلمات

حضرت مولانا محمد غلام وستانوی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

رکن شوری دارالعلوم دیوبند

الحمد لله كفى وسلٰم على عباده الذين اصطفى. أمَّا بعد!

تعلیم وتعلم میں مقصود بالذات درجہ علوم شرعیہ یعنی تفسیر وحدیث اور فقہ کو حاصل ہے، ان کی کماحقہٗ تحصیل کے لیے علوم عربیہ؛ نحو، صرف کو مقصود بالتبع کا درجہ حاصل ہے، اس لیے کہ ان کے بغیر رسوخ فی العلم بہت مشکل ہے، یہی وجہ ہے کہ جس کی بناء پر درس نظامی میں ان کو اہمیت حاصل ہے، جیسا کہ نحو وصرف کے بارے میں کہا جاتا ہے، "**النحو في الكلام كالملح في الطعام**" اور "**الصرف أُمُّ العلوم والنحو أبوها**".

پیش نظر کتاب "**جملوں کی شناخت کیسے کریں**" بھی اسی سلسلہ کی ایک سنہری کڑی ہے، جسے مولوی **واصف احمد** سلمہ تعالی مالیگانوی متعلم دارالعلوم دیوبند نے تالیف فرمایا ہے جو ہمارے جامعہ اشاعت العلوم اکل کواں میں بھی ناظرہ وحفظ کی تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالی موصوف کی کاوش کو قبول فرما کر طلبہ وطالبات کے لیے مفید بنائے، اور مزید علمی خدمات کے لیے قبول فرمائے، آمین ثم آمین۔

(مولانا) محمد غلام وستانوی (صاحب)

رکن شوری دارالعلوم دیوبند

پسند فرمودہ

حضرت مولانا عبدالخالق صاحب مدراسی دامت برکاتہم العالیہ

نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند

مولوی واصف احمد مہاراشٹری سلمہ نے اس رسالے میں جملوں کی شناخت کرانے کی کامیاب کوشش کی ہے، احقر نے مختلف مقامات پر نظر ڈالی، زیرِ نظر کتاب **"جملوں کی شناخت کیسے کریں؟"** پسند آئی، امید ہے کہ یہ کتاب طلبہ کے لیے مفید ہوگی، اللہ تعالی موصوف کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور ان کو دینی خدمات کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین ثم آمین

(مولانا) عبدالخالق مدراسی

خادم التدریس دارالعلوم دیوبند

۱۴۳۹/۵/۱۳ھ

تقریظ

حضرت مولانا جمیل احمد صاحب سکروڑوی
حضرت مولانا عبدالخالق صاحب سنبھلی
دامت برکاتہما العالیہ اساتذۂ دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیشِ نظر کتاب ''**جملوں کی شناخت کیسے کریں**'' عزیز گرامی مولوی واصف احمد مہاراشٹری کی تالیف کردہ کتاب ہے، جو مختصر ہونے کے ساتھ انتہائی جامع ہے، جملہ بنانے کے تمام طریقوں کو محیط ہے، طلبہ اور اساتذہ دونوں کے لیے یکساں مفید ہے، اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مقبولیت عامہ تامہ عطا فرمائے۔ آمین یارب العلمین

جمیل احمد

استاذ دارالعلوم دیوبند

۲۲ جمادی الأولی ۱۴۳۹ھ

حضرت مولانا جمیل احمد صاحب زید مجدہٗ نے کتاب ''**جملوں کی شناخت کیسے کریں**'' کے حوالے سے جو تأثرات تحریر فرمائیں ہیں بندہ ان کی حرف بحرف تائید کرتا ہے۔

عبدالخالق سنبھلی

خادم دارالعلوم دیوبند

۷ جمادی الأولی ۱۴۳۹ھ

تقریظ

حضرت مولانا محمد علی صاحب بجنوری
حضرت مولانا عارف جمیل صاحب مبارکپوری
دامت برکاتہما العالیہ اساتذۂ دارالعلوم دیوبند

باسمہ تعالی

حامداً ومصلیاً: أما بعد!

مولوی واصف احمد مہاراشٹری سلمہ نے جملوں سے متعلق اصطلاحات نحویہ کی تعریفات مع تمرینات اورتراکیب پر مشتمل یہ رسالہ مرتب کیا ہے، بندے نے اس کو اکثر مقامات سے پڑھا ہے، ان شاء اللہ یہ مفید ثابت ہوگا، مطالعہ کے بعد اس کا فائدہ بچشم خود ملاحظہ فرمائیں گے، اللہ تعالی اس رسالہ کو مفیدِ عام وخاص فرمائے۔ آمین یارب العلمین

محمد علی قاسمی خادم تدریس دارالعلوم دیوبند

۲۰ جمادی الأولی ۱۴۳۹ھ

المصدق عارف جمیل قاسمی مبارکپوری

استاذ دارالعلوم دیوبند

تقریظ

حضرت مولانا ومفتی اشرف عباس صاحب
حضرت مولانا محمد افضل صاحب بستوی
مدظلہما العالی اساتذۂ دارالعلوم دیوبند

حامداً ومصلیاً: أما بعد!

علوم شرعیہ میں تعمق اور بصیرت کے لیے دیگر فنون کے ساتھ فنِ نحو سے واقفیت انتہائی اہم ہے، اس لیے شروع ہی سے کوشش کی جاتی ہے کہ طلبہ میں اس کا ذوق اور مناسبت پیدا کی جائے، عزیز گرامی مولوی واصف احمد سلمہ ان ہی خوش نصیب طلبہ میں سے ہیں جنہوں نے اس فن میں خاصی محنت کی ہے، اور اپنے اساتذۂ کرام کے افادات کو قلمبند کرنے کا اہتمام کیا ہے، ان کی حوصلہ مند طبیعت نے انہیں آمادہ کیا کہ وہ اس خوانِ علمی دیگر راہ نوازگان فن کو بھی استفادے کا موقع دیں، اوراس طرح موصوف نے نحوی تراکیب اور جملوں سے متعلق قیمتی معلومات پر مشتمل یہ کتاب تیار کردی ہے، اس سے پہلے بھی موصوف کی کتاب **ترجمہ اور ترکیب** سیکھیں شائع ہوکر اپنی افادیت ثابت کرچکی ہے۔

میں اس قابل قدر کاوش پر عزیز موصوف کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں، اور دعاء گو ہوں کہ اللہ پاک اسے خوب نافعیت وقبولیت عطا کریں، اور مزید علمی ودینی خدمات کی توفیق ارزانی کریں، آمین۔

اشرف عباس قاسمی
خادم تدریس دارالعلوم دیوبند
۱۴۳۹/۵/۲۲ھ

المصدق محمد افضل بستوی
استاذ دارالعلوم دیوبند

پیشِ لفظ

حامداً و مصلیاً أما بعد!

علوم عربیہ میں فنِّ نحو کی جو اہمیت ہے وہ اہل علم سے مخفی نہیں، یہ ہر دور اور ہر زمانے میں علمائے امت کا خاص موضوع رہا ہے، اور اس پر مختلف پہلوؤں سے کتابیں لکھی گئی ہیں اور لکھی جارہی ہیں۔

فنِّ نحو میں اسم، فعل اور حرف کو جوڑ کر جملہ بنانے اور معرب ومبنی ہونے کے اعتبار سے ہر کلمہ کے آخری حرف کی حالت معلوم ہوتی ہے۔

زیرِ نظر کتاب بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے، اس کتاب میں فنِّ نحو میں استعمال ہونے والے مشکل جملوں کو یکجا کر کے ان کی تراکیب اور تمرینات سے طالبانِ علوم دینیہ کی رہنمائی کرنے کی کوشش کی گئی ہے، اور اس میں مفید باتیں ذکر کی گئی ہیں، جن کا فائدہ آپ مطالعہ کے بعد بچشم خود ملاحظہ فرمائیں گے، نیز اس کتاب کا مقصد عربی عبارتوں کو فہم سے قریب کرنا ہے تاکہ حلِّ عبارت میں آسانی ہوسکے۔

دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو طالبانِ علوم دینیہ کے لیے نفع بخش بنائے اور قرآن واحادیث کے سمجھنے میں اس کو بہترین ذریعہ بنائے۔ آمین ثم آمین

واصف احمد عفی عنہ

متعلم دارالعلوم دیوبند

۱۴۳۹/۵/۱۰ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لفظ کسے کہتے ہیں؟

انسان کے منہ سے جو بات نکلتی ہے، اسے لفظ کہتے ہیں۔

لفظ کی دو قسمیں ہیں؛(۱) موضوع (۲) مہمل

موضوع: ایسے لفظ کو کہتے ہیں جو کچھ معنی رکھتا ہو، جیسے: خُبزٌ (روٹی)

مہمل: ایسے لفظ کو کہتے ہیں جس کے کوئی معنی نہ ہوں، جیسے: دَیزٌ (زید کا الٹا)

موضوع کی دو قسمیں ہیں؛(۱) مفرد (۲) مرکب

مفرد: ایسے لفظ کو کہتے ہیں جو ایک معنی بتائے، جیسے: قَلَمٌ (ایک قلم) کِتَابٌ (ایک کتاب)

مرکب: ایسے لفظ کو کہتے ہیں جو دو یا دو سے زیادہ کلموں سے ملا کر بنا ہو۔

مرکب کی دو قسمیں ہیں؛(۱) مرکب تام (۲) مرکب ناقص

مرکب ناقص: ایسے مرکب کو کہتے ہیں کہ جب کہنے والا اپنی بات کہہ کر فارغ ہو، تو سننے والے کو نہ کسی قسم کی خبر معلوم ہو اور نہ کسی چیز کی طلب معلوم ہو، جیسے: غُلَامُ زَیْدٍ (زید کا غلام)

مرکب ناقص کی دو قسمیں ہیں؛ (۱) مرکب تقییدی (۲) مرکب غیر تقییدی

مرکب تقییدی: ایسے مرکب غیر مفید کو کہتے ہیں جس میں دوسرا جز پہلے جز کے لیے قید ہو۔

مرکب تقییدی کی دو قسمیں ہیں؛(۱) مرکب اضافی (۲) مرکب توصیفی

مرکب اضافی: ایسے مرکب غیر مفید کو کہتے ہیں جس میں پہلا جز مضاف ہو اور دوسرا جز مضاف الیہ ہو، جیسے: غُلَامُ زَیْدٍ (زید کا غلام)

مرکب توصیفی: ایسے مرکب غیر مفید کو کہتے ہیں جس میں پہلا جز موصوف ہو اور دوسرا جز صفت ہو، جیسے: رَجُلٌ عَالِمٌ (عالم مرد)

مرکب غیر تقییدی: ایسے مرکب غیر مفید کو کہتے ہیں جس میں دوسرا جز پہلے جز کے لیے قید نہ ہو۔

مرکب تقییدی کی تین قسمیں ہیں؛ (۱) مرکب بنائی (۲) مرکب صوتی (۳) مرکب منع صرف

مرکب بنائی: ایسے مرکب کو کہتے ہیں کہ جس میں پہلے اسم کو دوسرے اسم کے ساتھ ربط دینے والے حرف یعنی واؤ کو حذف کر کے دونوں اسموں کو ملا کر ایک کر لیا جائے، جیسے: أَحَدَ عَشَرَ (گیارہ) اس کی اصل أَحَدٌ وَّعَشَرٌ تھی۔

مرکب صوتی: ایسے مرکب غیر مفید کو کہتے ہیں جس میں دوسرا جز صوت (آواز) ہو، جیسے: سِیْبَوَیْہ۔

مرکب منع صرف: ایسے مرکب غیر مفید کو کہتے ہیں جس میں دو کلموں کو ملا کر ایک کر لیا گیا ہو اور دونوں کے درمیان ربط دینے والا حرف یعنی واؤ نہ ہو، جیسے: بَعْلَبَکّ، حَضَرَ مَوْتُ۔

مرکب تام: ایسے مرکب کو کہتے ہیں کہ جب کہنے والا اپنی بات کہہ کر خاموش ہو جائے، تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم ہو، جیسے: زَیْدٌ عَالِمٌ (زید عالم ہے)۔

مرکب تام کو کلام اور جملہ بھی کہتے ہیں۔

فائدہ: کلام اور جملہ میں بعض نحات نے فرق بیان کیا ہے۔

کلام: اس قول کو کہتے ہیں جو مسند اور مسند الیہ پر مشتمل ہو، اور ان کی اسناد مفید معنی ہو، اور مقصود بھی ہو، لہذا اس پر متکلم کا سکوت کر لینے سے مخاطب کو مزید بات سننے کا انتظار نہ رہے گا، جیسے: قَامَ زَیْدٌ (زید کھڑا ہوا) زَیْدٌ عَالِمٌ (زید عالم ہے)

جملہ: اس قول کو کہتے ہیں جو مسند اور مسند الیہ پر مشتمل ہو، مگر ان کی اسناد مقصود نہ ہو، جیسے: فقط شرط: اِنْ جَاءَ زَیْدٌ فقط جزاء: أُکْرِمُہٗ اور صلہ: الَّذِيْ جَاءَ میں، ان کو جملہ کہا جائے گا، کیوں کہ صرف ان کی اسناد مقصود نہیں ہوتی (شرح جامی)

فائدہ: کوئی بھی جملہ دو لفظوں سے کم نہیں ہوتا خواہ لفظاً ہو، جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ، قَامَ زَیْدٌ یا تقدیراً ہو، جیسے: اِضْرِبْ کہ اس میں دوسرا کلمہ أَنْتَ مستتر ہے، اور اس سے زیادہ کی کوئی حد نہیں۔

جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ کا بیان

جملہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) جملہ خبریہ (۲) جملہ انشائیہ

جملہ خبریہ: ایسے جملہ کو کہتے ہیں کہ جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں، جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ (زید کھڑا ہے)۔[1]

ترکیب: زَیْدٌ مبتدا، قَائِمٌ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

جملہ انشائیہ: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں، جیسے: اِضْرِبْ (تو مار)، اس مثال میں کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہیں کہہ سکتے ہیں؛ کیوں کہ سچ اور جھوٹ کا تعلق خبر سے ہوتا ہے اور انشاء میں خبر نہیں ہوتی؛ لہذا اس کو جملہ انشائیہ کہیں گے۔[2]

جملہ انشائیہ کی دس قسمیں ہیں: (۱) امر (۲) نہی (۳) استفہام (۴) تمنی (۵) ترجی (۶) عقود (۷) نداء (۸) عرض (۹) قسم (۱۰) فعلِ تعجب

(۱) **اَمْرٌ:** وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ کسی کام کے کرنے یا ہونے کو طلب کیا جائے، جیسے: اِضْرِبْ (مار تو)۔

ترکیب: اِضْرِبْ فعلِ امر، اس میں اَنْتَ ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل امر اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۲) **نَهْيٌ:** وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ کسی کام کے نہ کرنے یا نہ ہونے کو طلب کیا جائے، جیسے: لَاتَضْرِبْ (تو مت مار) لَاتَقْرَأْ (تو مت پڑھ)۔

---

[1] هِيَ مَا يُمْكِنُ أَنْ يُوْصَفَ قَائِلُهَا بِأَنَّهُ صَادِقٌ فِيْ قَوْلِهِ أَوْ كَاذِبٌ. (اقناع الضمير، ص: ۲۶)

[2] هِيَ مَا لَا يُمْكِنُ أَنْ يُوْصَفَ قَائِلُهَا بِأَنَّهُ صَادِقٌ فِيْ قَوْلِهِ أَوْ كَاذِبٌ. (اقناع الضمير، ص: ۲۹)

ترکیب: لَاتَضْرِبْ فعلِ نہی، اس میں اَنْتَ ضمیر پوشیدہ فاعل، فعلِ نہی اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۳) **اِسْتِفْہَام:** وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ کسی نامعلوم چیز کی معرفت کو طلب کیا جائے، جیسے: هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ؟ (کیا زید نے مارا؟)

ترکیب: هَلْ حرف استفہام، ضَرَبَ فعل، زَيْدٌ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۴) **تَمَنِّی:** وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ کسی محبوب چیز کی تمنا وآرزو کی جائے، جیسے: لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ (کاش کہ جوانی لوٹ آتی)۔

ترکیب: لَيْتَ حرف مشبہ بالفعل، الشبابَ اس کا اسم، يَعُوْدُ فعل اس میں ھُوَ ضمیر اس کا فاعل، يَعُوْدُ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر لَيْتَ کی خبر، لَيْتَ حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر صورۃً جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، اور معنیً جملہ انشائیہ ہوا۔

(۵) **تَرَجِّی:** وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ کسی ممکن چیز کے حصول کی امید کی جائے، جیسے: لَعَلَّ عَمْرًا غَائِبٌ (امید ہے کہ عمرو غائب ہووے)۔

ترکیب: لَعَلَّ حرفِ مشبہ بالفعل، عَمْرًا اس کا اسم، غَائِبٌ اس کی خبر، لَعَلَّ حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر صورۃً جملہ اسمیہ خبریہ ہوا اور معنیً جملہ انشائیہ ہوا۔

(۶) **عُقُوْد:** وہ جملے (انشائیہ) ہیں جو کسی معاملے کو ثابت کرنے کے لیے بولے جاتے ہیں، جیسے: بِعْتُ (میں نے بیچا) اور اِشْتَرَيْتُ (میں نے خریدا)۔

ترکیب: بِعْتُ فعل، تُ ضمیر اس میں فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۷) **نِدَا:** وہ جملہ انشائیہ ہے جس میں حرفِ ندا کے ذریعہ کسی کو آواز دے کر اپنی طرف متوجہ کیا جائے، جیسے: يَا زَيْدُ قُمْ (اے زید کھڑے ہو جاؤ)۔

ترکیب: يَا حرف ندا قائم مقام أَدْعُوْ فعل کے، اس میں أَنَا ضمیر فاعل، زَيْدُ مفعول بہ، أَدْعُوْ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر ندا، قُمْ فعلِ امر، اس

میں أَنْــــتَ ضمیر فاعل،فعل امر اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جوابِ ندا، ندا جوابِ ندا سے مل کر جملہ ندائیہ انشائیہ ہوا۔

(۸) **عَـــرْض:** وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ مخاطب سے نرمی کے ساتھ کسی کام کو طلب کیا جائے، جیسے: اَلاتَــنْـزِلُ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْرًا (کیا آپ ہمارے پاس نہیں آتے کہ خیر کو پہنچیں)

ترکیب: أحرفِ استفہام، لاتَنْزِلُ فعلِ مضارع منفی، اس میں ضمیر أَنْتَ فاعل، بِنَا جار مجرور سے مل کر متعلق لَاتَنْزِلُ فعل کے، لَاتَنْزِلُ فعلِ مضارع منفی اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر عرض، فا برائے جواب، أَنْ مقدر فَتُصِيْبَ خَيْرًا، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جواب عرض، عرض اپنے جوابِ عرض سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۹) **قَسَـمْ:** وہ جملۂ انشائیہ ہے جس میں حرفِ قسم اور مقسم بہ کے ذریعہ اپنی بات کو پختہ کیا جائے، جیسے: وَاللّٰهِ لَأَضْرِبَنَّ زَيْدًا (خدا کی قسم میں ضرور بالضرور زید کو ماروں گا)۔

ترکیب: واؤ حرف جار، اللّٰـهِ مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا، أُقْسِمُ فعل محذوف کے، أُقْسِمُ فعل، اس میں أنا ضمیر فاعل، أُقْسِمُ فعل اپنے فاعل سے مل کر قسم، لَأَضْرِبَنَّ فعل أنا ضمیر پوشیدہ فاعل، زَيْدًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جوابِ قسم، قسم اپنے جوابِ قسم سے مل کر جملہ فعلیہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

(۱۰) **فِعْل تَعَجُّبْ:** وہ جملہ انشائیہ ہے جس میں ایسے صیغہ کے ذریعہ حیرت ظاہر کی جائے جو حیرت ظاہر کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو، جیسے: مَا أَحْسَنَ زَيْدًا (زید کیا ہی اچھا ہے) أَحْسِنْ بِزَيْدٍ (زید کس قدر حسین ہے)۔

ترکیب اول: مَا اسم استفہام بمعنیٰ اَيُّ شَيْءٍ مبتدا، أَحْسَنَ فعل، ضمیر اس میں فاعل، زَيْدًا مفعول بہ، أَحْسَنَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

ترکیب: أَحْسِنْ صیغہ امر بمعنیٰ فعل ماضی حَسُنَ، ب زائد، زید لفظاً مجرور، محلاً مرفوع

حَسُنَ کا فاعل، حَسُنَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

نوٹ: مزید ترکیب احقر کی دوسری کتاب ''ترجمہ اور ترکیب سیکھیں'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

تمرین (۱)

مندرجہ ذیل جملوں میں جملہ انشائیہ کی شناخت اور ترکیب کریں

اِخْدِمِ الْأُسْتَاذَ، مَا أَعْقَلَهُ، مَا أَظْرَفَهُ، مَا أَجْلَدَهُ، أَقِيمُوْا الصَّلَاةَ، أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ؟، اِقْرَأْ الدَّرْسَ، هَلْ ضَرَبْتَ؟، لَعَلَّ بَكْراً عَالِمٌ، أُنْظُرْ إِلىٰ طَعَامِكَ، أَلَاتَجْتَهِدُ فَتَكُوْنَ عَالِمًا جَيِّدًا، اِذْهَبْ أَنْتَ إِلىٰ الْمَدْرَسَةِ، لَاتَلْعَبْ فِيْ الدَّرْسِ، لَيْتَ رَاشِدًا عَالِمٌ، مَاأَجْمَلَ الرَّبِيْعَ، هَلْ أَنْتُمْ شَاكِرُوْنَ، نَكَحْتُكِ، أَلَا تَجْتَهِدُ فَتَفُوْزَ، يَا اَللّٰهُ، أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ، أَقْدِمْ بِالْمَسْجِدِ الْجَامِعِ، وَاللّٰهِ لَاأَتْرُكُ الصَّلَاةَ، أَبِيْعُ مِنْدِيْلاً وَأَشْتَرِيْ كِتَابًا، وَاللّٰهِ لَاأَضْرِبُ زَيْدًا، يَازَيْدُ، لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا، لَيْتَ زَيْدًا حَاضِرٌ، يَا زَيْدُ، أَكْرِمْ بِهٖ، أَلَا تَقْرَءُ الدَّرْسَ مَعَ اَخِيْ فَتَفُوْزَ.

مرکب تام کی تقسیمِ ثانی کا بیان

تقسیمِ ثانی کے اعتبار سے مرکب تام یا جملے کی چار قسمیں ہیں؛ (۱) جملہ اسمیہ (۲) جملہ فعلیہ (۳) جملہ ظرفیہ (۴) جملہ شرطیہ، اور یہی اصل جملے ہیں۔

جملہ اسمیہ کا بیان

(۱) **جملہ اسمیہ:** وہ جملہ ہے جس کا پہلا جز یعنی مسند الیہ اسم ہو، خواہ دوسر اجزا اسم ہو یا فعل، جیسے: اَللّٰهُ خَالِقٌ (اللہ پیدا کرنے والا ہے) اس مثال میں پہلا جز (اَللّٰهُ) اسم ہے، مذکورہ مثال میں دوسرا جز بھی اسم ہے اور زَيْدٌ عَلِمَ (زید نے جانا) اس

مثال میں دوسرا جز فعل ہے۔[۱]

ترکیب: زَيْدٌ مبتدا، عَالِمٌ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مبتدا اور خبر کے احکام

(۱) مبتدا اور خبر ہمیشہ مرفوع ہوتے ہیں، ان کا عاملِ رافع، ہمیشہ معنوی [۲] ہوتا ہے، جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ (ان میں ہر ایک مرفوع ہے اور ان کا عامل لفظوں میں کوئی نہیں ہے۔)

(۲) مبتدا عموماً معرفہ اور خبر عموماً نکرہ ہوتی ہے، جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ اس مثال میں زَيْدٌ مبتدا معرفہ ہے اور قَائِمٌ خبر نکرہ ہے لیکن مبتدا بجائے معرفہ کے نکرہ ہو تو اس کے لیے چند شرطیں ہیں،

(۱) اس سے پہلے کوئی حرف نفی ہو، جیسے: مَا أَحَدٌ خَيْرٌ مِنْكَ (تم سے بہتر کوئی نہیں)۔

(۲) اس سے پہلے کوئی حرف استفہام ہو، جیسے: أَرَجُلٌ فِي الدَّارِ أَمْ اِمْرَأَةٌ (کیا گھر میں مرد ہے یا عورت)

(۳) یا وہ کسی نکرہ کی طرف مضاف ہو، جیسے تَاجِرُ ثَوْبٍ مُسْلِمٌ (کپڑے کا تاجر مسلمان ہے)۔

(۴) یا موصوف ہو، جیسے: وَلَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكٍ (بے شک مؤمن غلام مشرک سے بہتر ہے)

(۵) یا مجرور ہو، جیسے: فِيكَ شَجَاعَةٌ (تجھ میں شجاعت ہے)۔

(۶) یا حرف کی صورت میں خبر مقدم ہو، جیسے: عِنْدِي حِصَانٌ (تیرے پاس گھوڑے ہیں)۔

اس طرح اگر خبر بجائے نکرہ کے معرفہ ہو تو اس کے لیے دو شرطیں ہیں

(۱) خبر کسی موصوف کی صفت نہ بنتی ہو، جیسے: أَنَا يُوسُفُ (میں یوسف ہوں)

---

[۱] مَا كَانَتْ مُؤَلَّفَةً مِنَ المبتدأ والخبرِ أو مِمَّا أصلهُ مبتدأٌ وخبرٌ. (جامع الدروس العربية، ص: ۲۰۴)

[۲]: عامل دو طرح کے ہوتے ہیں ایک لفظی یعنی افعال، اسمائے عاملہ اور حروف عاملہ دوسرا معنوی جس کے واسطے کوئی لفظ مقرر نہیں ہے، اسم اور فعل مضارع پر کوئی عامل لفظی نہ ہو، پھر بھی وہ مرفوع ہوں تو یہی چیز یعنی عامل لفظی کا نہ ہونا "عامل معنوی" کہلاتا ہے۔

(۲) یا جب مبتدا اور خبر کے درمیان ضمیر فصل لایا جائے جیسے: اَلْوَلَدُ هُوَ الْقَائِمُ (لڑکا کھڑا ہے) اَلرِّجَالُ هُمُ الْقَائِمُوْنَ (مرد کھڑے ہیں)۔

فائدہ: خبر جب ''اسم مشتق'' یا ''منسوب'' ہو تو واحد تثنیہ اور جمع اور تذکیر و تانیث میں مبتدا کے موافق ہوگی، جیسے:

خبر مفرد کی مثال: اَلرِّزْقُ مَقْسُوْمٌ (روزی بٹی ہوئی ہے)

خبر مفرد مؤنث کی مثال: أَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ (اللہ کی زمین کشادہ ہے)

خبر تثنیہ مذکر کی مثال: طَلْحَةُ و زُبَيْرُ صَحَابِيَّانِ (حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ دونوں صحابی ہیں)

خبر تثنیہ مؤنث کی مثال: عَائِشَةُ وَ فَاطِمَةُ مَكِّيَانِ (حضرت عائشہؓ اور حضرت فاطمہؓ مکہ کی باشندہ ہیں)

خبر جمع مذکر کی مثال: اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ (مرد لوگ عورتوں پر حاکم ہیں)

خبر جمع مؤنث کی مثال: نِسَاءُ الْحَيِّ جَمِيْلَاتٌ (قبیلہ کی عورتیں خوب صورت ہیں)

لیکن جب خبر ''اسم مشتق'' یا ''اسم منسوب'' نہ ہو تو مبتدا اور خبر کے درمیان مطابقت ضروری نہیں ہے، جیسے: اَلْكَلِمَةُ لَفْظٌ (کلمہ ایک لفظ ہے)۔

فائدہ: جب مبتدا کسی غیر عاقل کی جمع ہو، تو خبر عموماً واحد مؤنث لائی جاتی ہے اور کبھی جمع مؤنث بھی، جیسے: اَلْأَقْلَامُ ثَمِيْنَةٌ، اَلْأَقْلَامُ ثَمِيْنَاتٌ

فائدہ: چار جگہوں میں مبتدا کو خبر پر مقدم کرنا واجب ہے۔

(۱) مبتدا ایسا کلمہ ہو کہ جس کا شروع کلام میں آنا ضروری ہو، جیسے: مَنْ أَبُوْكَ (آپ کے والد کون ہیں)

(۲) مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہوں اور مبتدا کی تعیین پر کوئی کلمہ موجود نہ ہو جیسے: زَيْدٌ أَخُوْكَ (زید تمہارا بھائی ہے)

(۳) مبتدا اور خبر دونوں تخصیص میں برابر ہو جیسے: أفضل مني أفضل منك (وہ مجھ

سے بہتر ہے وہ تم سے بہتر ہے)
(۴) مبتدا کی خبر فعل واقع ہو، جیسے: زَيْدٌ ضَرَبَ (زید نے مارا)
چار جگہوں میں خبر کو مبتدا پر مقدم کرنا واجب ہے۔
(۱) خبر ایسا کلمہ ہو جس کا شروع کلام میں آنا واجب ہو، [1] جیسے: أَيْنَ مَاجِدٌ (ماجد کہاں ہے؟)
(۲) جب خبر "ظرف" یا "جار مجرور" اور "مبتدا" نکرہ واقع ہو جیسے: عِنْدِيْ مَالٌ (میرے پاس مال ہے) فِيْ الدَّارِ رَجُلٌ (گھر میں مرد ہے)۔
(۳) مبتدا کے اندر ایک ضمیر ہو جو خبر کے کسی جز کی طرف لوٹ رہی ہو، جیسے: عَلٰى التَّمَرَةِ مِثْلُهَا زُبَدًا (کھجور پر اس کے مثل مکھن ہے) اس مثال میں عَلٰى التَّمَرَةِ خبر مقدم ہے مِثْلُهَا اپنی تمیز کے ساتھ مبتدا مؤخر ہے اور مِثْلُهَا کی ضمیر التَّمَرَةِ کی طرف راجع ہے۔
(۴) مبتدا أَنَّ اسم وخبر کے ساتھ ہو، جیسے: عِنْدِيْ أَنَّكَ قَائِمٌ، عِنْدِيْ خبر مقدم ہے اور مابعد مبتدا مؤخر ہے۔

سوال: جملہ اسمیہ کو جملہ اسمیہ کیوں کہتے ہیں؟ حالاں کہ جملہ اسمیہ میں جملہ فعلیہ و جملہ ظرفیہ بھی موجود ہوتے ہیں، جیسے: اَلْقُرْآنُ يُفِيْدُ النَّاسَ [2] (قرآن لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے)، اَلْقَلَمُ فَوْقَ الْمِنْضَدَةِ [3] (قلم تپائی پر ہے)

جواب: جملہ اسمیہ کو جملہ اسمیہ "تَسْمِيَةُ الْكُلِّ بِاسْمِ الْجُزْءِ" قاعدہ کا اعتبار کرتے

---

[1] کچھ کلمات ایسے ہیں جن کو شروع کلام میں لایا جاتا ہے، مثلاً مَنْ (کون) مَا (کیا) مَتٰى (کب) أَيْنَ (کہاں) وغیرہ اسی طرح "مَا" جبکہ شرط یا تعجب کے واسطے استعمال ہوتا کہ سامع کو سنتے ہی کلام کی کیفیت معلوم ہو جائے کہ متکلم کا اپنے کلام سے کیا مقصود ہے؟ استفہام ہے یا شرط ہے یا اظہارِ تعجب ہے؟

[2] **ترکیب:** اَلْقُرْآنُ مبتدا، يُفِيْدُ النَّاسَ جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

[3] **ترکیب:** اَلْقَلَمُ مبتدا، فَوْقَ الْمِنْضَدَةِ ظرف مظروف سے مل کر جملہ ظرفیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ہوئے کہتے ہیں، یعنی ایک جز کی رعایت کرتے ہوئے کل کو بھی اسی جز کے نام کے ساتھ موسوم کردیتے ہیں۔

تمرین (۲)

مندرجہ ذیل جملوں کی شناخت اور ترکیب کریں

اَلثَّمَرُ نَاضِجٌ، اَللَّبَنُ بَارِدٌ، اَلتُّفَّاحُ حُلْوٌ، اَلنَّارُ حَقٌّ، اَلسُّوْقُ كَبِيْرٌ، اَللَّحْمُ طَرِيٌّ، اَلْمِنْضَدَتَانِ جَمِيْلَتَانِ، اَلْمُعَلِّمُوْنَ جَالِسُوْنَ، اَلْأُمَّهَاتُ مُشْفِقَاتٌ، مَاجِدٌ وَسَاجِدٌ صَادِقَانِ، اَلتَّلَامِيْذُ مَسْرُوْرُوْنَ، اَلْعِلْمُ نُوْرٌ، اَلصَّبْرُ ضِيَاءٌ، اَلشَّأْيُ حَارٌّ، اَلْمَاءُ عَذْبٌ، اَلْمَدْرَسَةُ كَبِيْرَةٌ، اَلْهَوَاءُ نَقِيٌّ، اَلزَّهْرُ جَمِيْلٌ، اَلدَّوَاءُ مُفِيْدٌ، اَلْمِنْضَدَةُ طَوِيْلَةٌ.

فائدہ: جملہ اسمیہ میں مبتدا کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں؛

(۱) مبتدا کبھی مفرد ہوتا ہے، جیسے: اَللّٰهُ وَاحِدٌ (اللہ ایک ہے)

ترکیب: اَللّٰهُ مبتدا، وَاحِدٌ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) مبتدا کبھی مرکب اضافی ہوتا ہے، جیسے: كِتَابُ اللّٰهِ قُرْآنٌ (اللہ کی کتاب قرآن ہے)

ترکیب: كِتَابُ مضاف، اللّٰهِ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، قُرْآنٌ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۳) مبتدا کبھی مرکب توصیفی ہوتا ہے، جیسے: اَلْوَلَدُ الصَّالِحُ مُجْتَهِدٌ (نیک لڑکا محنتی ہے)

ترکیب: اَلْوَلَدُ موصوف، اَلصَّالِحُ صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، مُجْتَهِدٌ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۴) مبتدا کبھی اسم اشارہ ہوتا ہے، جیسے: هٰذَا قَلَمٌ (یہ ایک قلم ہے)

ترکیب: هٰذَا اسم اشارہ مبتدا قَلَمٌ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۵) مبتدا کبھی اسم موصول ہوتا ہے، جیسے: اَلَّذِيْ جَاءَنِيْ زَيْدٌ (وہ شخص جو میرے پاس

آیا زید ہے)

ترکیب: اَلَّذِيْ اسم موصول، جَاءَ فعل ماضی، اس میں ھو ضمیر فاعل، ''ن'' وقایہ کا ''ي'' ضمیر متکلم مفعول بہ، جَاءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا، زَیْدٌ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

(۶) مبتدا کبھی مرکب بنائی ہوتا ہے، جیسے: أَحَدَ عَشَرَ رَجُلاً قَائِمُوْنَ (گیارہ مرد کھڑے ہیں)۔

ترکیب: أَحَدَ عَشَرَ ممیز، رَجُلاً تمیز، ممیز تمیز سے مل کر مبتدا، قَائِمُوْنَ خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

(۷) مبتدا کبھی مرکب منع صرف ہوتا ہے، جیسے: مُحَمَّدَ أَرْشَدُ مُجْتَهِدٌ (محمد ارشد محنتی ہے)۔

ترکیب: مُحَمَّدَ أَرْشَدُ مبتدا، مُجْتَهِدٌ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

(۸) مبتدا کبھی مرکب صوتی ہوتا ہے، جیسے: سِیْبَوَیْهِ رَجُلٌ نَحْوِيٌّ (سیبویہ ایک نحوی شخص ہے)۔

ترکیب: سِیْبَوَیْهِ مبتدا، رَجُلٌ موصوف، نَحْوِيٌّ صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

(۹) مبتدا کبھی ضمیر مرفوع منفصل ہوتا ہے، جیسے: أَنَا طَالِبٌ (میں ایک طالب علم ہوں)

ترکیب: أَنَا ضمیر مرفوع منفصل مبتدا، طَالِبٌ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

سوال: جملہ اسمیہ وہ جملہ ہے جس کا پہلا جز اسم ہو حالاں کہ ''أَنَا'' ضمیر منفصل ''هٰذَا'' اسم اشارہ ''اَلَّذِيْ'' اسم موصول وغیرہ اسم نہیں ہیں پھر بھی مبتدا واقع ہوتے ہیں، جیسے: أَنَا زَیْدٌ (میں زید ہوں) هٰذَا مَاجِدٌ (یہ ماجد ہے) اَلَّذِيْ جَاءَنِيْ رَاشِدٌ (وہ شخص جو میرے پاس آیا راشد ہے)

جواب (۱): اسم سے مراد مسند الیہ (جس کی اسناد کی جائے) ہے، جیسے: أَنَا زَیْدٌ میں أَنَا کی

طرف زید کی اسناد کی گئی ہے، اسی طرح اسم اشارہ اور اسم موصول وغیرہ بھی مسند الیہ واقع ہوتے ہیں، لہذا ضمیرِ مرفوع منفصل، اسم اشارہ اور اسم موصول وغیرہ بھی مبتدا واقع ہوں گے۔

(۲) اسم سے مراد صرف اسم نہیں ہے بلکہ وہ اسم بھی مراد ہے جو اسم ظاہر کے قائم مقام ہو اور ضمیر مرفوع منفصل، اسم اشارہ، اسم موصول وغیرہ بھی اسم ظاہر کے قائم مقام ہوتے ہیں، لہذا یہ تمام چیزیں بھی مبتدا واقع ہوں گی۔

تمرین (۳)

مندرجہ ذیل جملوں کی شناخت اور ترکیب کریں

أَنتَ رَاشِدٌ، هُوَمَاجِدٌ، نَحْنُ رِجَالٌ، هِيَ فَاطِمَةُ، سِيبَوَيْهِ اِمَامُ النَّحْوِ، اِثْنَتَا عَشَرَةَ جَارِيَةً صَائِمَاتٌ، تِسْعَةَ عَشَرَ تِلْمِيْذاً مُجْتَهِدُوْنَ، مُحَمَّدٌ أَكْرَمُ تِلْمِيْذٌ، اَلَّذِيْ جَاءَ كَ جَمِيْلٌ، ذٰلِكَ مَاجِدٌ، تِلْكَ فَاطِمَةُ، اَلَّذَانِ يَفْتَحَانِ الْبَابَ مَاجِدٌ وَحَامِدٌ، بَعَلْبَكُّ بَلْدَةٌ مَعْرُوْفَةٌ، ثَمَرَةُ الْعُطْلَةِ النَّدَامَةُ، حَجُّ الْبَيْتِ فَرَضٌ، اَلرِّدَاءُ الْأَسْوَدُ رَخِيْصٌ، اَلتُّفَّاحُ الْحُلْوُ لَذِيْذٌ.

فائدہ: جملہ اسمیہ میں خبر کی بھی مختلف صورتیں ہوتی ہیں؛

(۱) خبر کبھی اسم مفرد ہوگی، جیسے: اَللّٰهُ خَالِقٌ (اللہ پیدا کرنے والا ہے)۔

ترکیب: اَللّٰهُ مبتدا، خَالِقٌ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) خبر کبھی مرکب اضافی ہوگی، جیسے: اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ (دُعا عبادت کا مغز ہے)۔

ترکیب: اَلدُّعَآءُ مبتدا، مُخُّ مضاف، الْعِبَادَةِ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۳) خبر کبھی مرکب توصیفی ہوگی، جیسے: اَلطَّالِبُ وَلَدٌ صَالِحٌ (طالب علم نیک لڑکا ہے)۔

ترکیب: اَلطَّالِبُ مبتدا، وَلَدٌ موصوف، صَالِحٌ صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۴) خبر کبھی جملہ اسمیہ ہوگی، جیسے: اَلْمَدْرَسَةُ عِمَارَتُهَا عَالِيَةٌ (مدرسہ کی عمارت بلند ہے)۔
ترکیب: اَلْمَدْرَسَةُ مبتدا، عِمَارَتُهَا مضاف مضاف الیہ سے مل کر پھر مبتدا، عَالِيَةٌ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر پھر خبر ہوا المدرسة مبتدا کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۵) خبر کبھی جملہ فعلیہ ہوگی، جیسے: اَلْقُرْاٰنُ يُفِيْدُ النَّاسَ (قرآن لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے)۔
ترکیب: اَلْقُرْاٰنُ مبتدا، يُفِيْدُ فعل با فاعل، النَّاسَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۶) خبر کبھی شرط ہوگی، جیسے: زَيْدٌ إِنْ جَاءَ نِيْ أُكْرِمْهُ (زید اگر میرے پاس آیا تو میں اس کا اکرام کروں گا)
ترکیب: زَيْدٌ مبتدا، إِنْ حرف شرط، جَاءَ فعل، هُوَ ضمیر فاعل، ن وقایہ، ي ضمیر مفعول بہ، جَاءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، أُكْرِمْ فعل، تُ ضمیر فاعل، ہٗ ضمیر مفعول بہ، أُكْرِمْ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۷) خبر کبھی شبہ جملہ ہوگی، شبہ جملہ سے مراد جار مجرور اور ظرف زمان و مکان ہے، جار مجرور کی مثال، جیسے: اَلنَّجَاةُ فِي الصِّدْقِ (نجات سچائی میں ہے)۔
ترکیب: اَلنَّجَاةُ مبتدا، فِي الصِّدْقِ جار مجرور سے مل کر متعلق ثابتة شبہ فعل کے، ثابتة شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ظرف زمان کی مثال: اَلرَّاحَةُ بَعْدَ التَّعَبِ (راحت تھکان کے بعد ہے)۔
ترکیب: اَلرَّاحَةُ مبتدا، بَعْدَ مضاف، التَّعَبِ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ظرف ہوا کائن شبہ فعل کا، کائن شبہ فعل اپنے فاعل اور ظرف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ظرف مکان کی مثال: اَلْكِتَابُ فَوْقَ الْمِنْضَدَةِ (کتاب میز کے اوپر ہے)۔
ترکیب: اَلْكِتَابُ مبتدا، فَوْقَ مضاف، الْمِنْضَدَةِ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ظرف ہوا کائن شبہ فعل کا، کائن شبہ فعل اپنے فاعل اور ظرف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
(۲) خبر کبھی جار مجرور یا ظرف مظروف ہو کر مقدم ہوتی ہے، جیسے: جار مجرور کی مثال فِي الْبَحْرِ سَمَكٌ (سمندر میں مچھلی ہے)۔
ترکیب: فِي الْبَحْرِ جار مجرور سے مل کر متعلق ثَابِتٌ شبہ فعل کے، ثَابِتٌ شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، سَمَكٌ مبتدا مؤخر، خبر مقدم مبتدا مؤخر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ظرف مظروف کی مثال، جیسے: فَوْقَ السَّطْحِ زَيْدٌ (زید چھت پر ہے)۔
ترکیب: فوق اسمِ ظرف مضاف، سَطْحِ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا فعلِ محذوف ثَابِتٌ کا، ثَابِتٌ شبہ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر مقدم، زید مبتدا مؤخر، خبر مقدم مبتدا مؤخر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تمرین (۴)

مندرجہ ذیل جملوں کی شناخت اور ترکیب کریں

اَللّٰهُ وَاحِدٌ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ، اَلْقَنَاعَةُ مِفْتَاحُ الرَّاحَةِ، اَلنَّحْلَةُ حَيْوَانٌ صَغِيْرٌ، اَللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ، اَلنَّاسُ عَلٰى دِيْنِ مُلُوْكِهِمْ، مَاجِدٌ فَوْقَ السَّطْحِ، اَلْقَلَمُ تَحْتَ الْكُرَّاسَةِ، اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ، فِي الْفَصْلِ تِلْمِيْذٌ، مَاجِدٌ طَالِبٌ مُجْتَهِدٌ، اَلْاَرْضُ تَحْتَنَا، السَّمَاءُ فَوْقَنَا، فِي الْمَسْجِدِ إِمَامٌ، زَيْدٌ قُدَّامَ بَكْرٍ، وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ، اَلْكُرَّاسَةُ وَرَقُهَا رَخِيْصٌ، اَلشَّجَرَةُ غُصْنُهَا طَوِيْلٌ، اَلْاُسْتَاذُ رَجُلٌ صَالِحٌ.

نواسخ جملہ کا بیان

جملہ اسمیہ پر بعض قسم کے افعال اور حروف بھی داخل ہوتے ہیں اور لفظی و معنوی عمل کرتے ہیں اس وقت مبتدا کو ان کا ''اسم'' اور ''خبر'' کو ان کی خبر کہتے ہیں یہ سب نواسخ جملہ کہلاتے ہیں ۱؎ ان کی پانچ قسمیں ہیں (۱) حروف مشبہ بالفعل (۲) ما ولا المشبہتان بلیس (۳) لائے نفی جنس (۴) افعال ناقصہ (۵) افعال مقاربہ

حروف مشبہ بالفعل کا بیان

حروف مشبہ فعل: وہ حروف ہیں جو فعل متعدی سے لفظاً و معنیً اور عملاً ۲؎ مشابہت رکھتے ہوں، یہ چھ ہیں:

إِنَّ، أَنَّ (بے شک، یقیناً، تحقیق کہ، سچ مچ، در حقیقت، فی الواقع، کہ) كَأَنَّ (گویا کہ، ایسا محسوس ہوتا ہے، ایسا لگتا ہے) لٰكِنَّ (لیکن، مگر ہاں) لَيْتَ (کاش کہ) لَعَلَّ (شاید کہ، امید ہے کہ)۔

یہ حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں، جیسے: إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ (بے شک زید کھڑا ہے) أَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ رَزَقَنِيْ (میں جانتا ہوں کہ اللہ نے مجھ کو رزق دیا)۔

ترکیب: إِنَّ حرف مشبہ فعل، زَيْدًا اس کا اسم، قَائِمٌ اس کی خبر، إِنَّ حرف مشبہ فعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فائدہ: إِنَّ اور أَنَّ جملہ میں تاکید و تحقیق کے معنی پیدا کرتے ہیں جیسے: إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ

۱؎ کیوں کہ یہ مبتدا اور خبر کے عامل معنوی کے عمل کو منسوخ کر کے اپنا عمل کرتے ہیں۔

۲؎ ان حروف کو فعل کے ساتھ لفظاً و معناً و عملاً مشابہت ہے مبنی بر فتحہ ہونا، سہ حرفی اور چار حرفی ہونا، یہ لفظی مشابہت ہے۔ إِنَّ، أَنَّ بمعنی حَقَّقْتُ، كَأَنَّ بمعنی شَبَّهْتُ، لٰكِنَّ بمعنی اِسْتَدْرَكْتُ، لَيْتَ بمعنی تَمَنَّيْتُ، لَعَلَّ بمعنی تَرَجَّيْتُ یہ معنوی مشابہت ہے۔ معمول کا مرفوع و منصوب ہونا یہ عملی مشابہت ہے۔

(بے شک زید کھڑا ہے)

كَأَنَّ تشبیہ کے معنی دیتا ہے جیسے: كَأَنَّ زَيْداً أَسَدٌ (گویا زید شیر ہے)

لَيْتَ اور لَعَلَّ تمنا اور آرزو کے لیے آتے ہیں مگر دونوں میں فرق یہ ہے کہ لَيْتَ سے امر محال کی تمنا کی جاتی ہے، جیسے: لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ (کاش کہ جوانی لوٹ آئے) اور لَعَلَّ سے امر ممکن کی تمنا کی جاتی ہے، جیسے: لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ (شاید کہ قیامت قریب ہے)

لٰكِنَّ استدراک کے لیے آتا ہے یعنی جملہ سابقہ سے جو شبہ اور وہم پیدا ہوتا ہے اس کو دور کرنے کے لیے آتا ہے جیسے: قَامَ زَيْدٌ لٰكِنَّ عَمْرواً جَالِسٌ (زید کھڑا ہے مگر عمرو بیٹھا ہے)

تمرین (۵)

مندرجہ ذیل جملوں کی شناخت اور ترکیب کریں

اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّآتِ، اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ، لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحاً، اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَ الْمُنْكَرِ، لَيْتَ زَيْداً يَحْفَظُ الدَّرْسَ، لَيْتَ رَاشِدًا عَالِمٌ، كَاَنَّ بَكْرًا قَمَرٌ، زَيْدٌ غَنِيٌّ لٰكِنَّ أَخَاهُ فَقِيْرٌ، اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ، وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ، لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبَةٌ، وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ، اِنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُنَا.

ما ولا المشبھتان بلیس کا بیان

مَا وَلَا مُشَابَه بِلَيْسَ وہ حروف ہیں جو نفی میں اور مبتدا، خبر پر داخل ہونے میں لَيْسَ (فعل ناقص) کے مشابہ ہوں اور یہ دو ہیں مَا اور لَا (نہیں) یہ حروف اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں جیسے مَا زَيْدٌ عَالِماً (زید عالم نہیں ہے) لَا رَجُلٌ مَوْجُوْدًا (آدمی موجود نہیں ہے)۔

ترکیب: مَا مشابہ بِلَیْسَ، زَیْدٌ اس کا اسم، عَالِمًا شبہ فعل، اسمیں ضمیر اس کا فاعل، عَالماً شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر اس کی خبر، مَا مشابہ بِلَیْسَ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سوال: ما اور لا کو مشابہ بلیس کیوں کہتے ہیں؟

جواب: ما اور لا کو مشابہ بلیس اس لیے کہتے ہیں کہ یہ دونوں حروف لفظاً اور معنیً لَیْسَ کے مشابہ ہیں اسی کا سا عمل کرتے ہیں اس لیے ان کو مشبہتان بلیس کہتے ہیں۔

تمرین (٦)

مندرجہ ذیل جملوں کی شناخت اور ترکیب کریں

مَا زَیْدٌ قَائِمًا، مَامُسْلِمٌ کَاذِبًا، لَا رَجُلٌ أَفْضَلَ مِنْکَ، لَا رَجُلٌ جَالِسًا، مَا الْقِیَامَةُ بَعِیْدَةً، مَافِی السَّمَاءِ سَحَابٌ، لَاطَالِبٌ مُهْمِلاً، وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ، لَا زَیْدٌ حَاضِراً بَلْ مَاجِدٌ، وَمَا صَاحِبُکُمْ بِمَجْنُوْنَ، اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَیْکُمْ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ، یٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَیْکُمْ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ، وَمَا هُوَبِقَوْلِ شَیْطَانِ الرَّجِیْمِ، لَا رَجُلٌ خَیْراً مِنْکَ، مَا رَاشِدٌ جَاهِلاً.

لائے نفی جنس کا بیان

لائے نفی جنس: وہ حرف ہے جو جنس سے صفت کی نفی کے لیے وضع کیا گیا ہو، یہ اکثر اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے، جیسے: لَا کِتَابَ رَجُلٍ جَیِّدٌ (کسی مرد کی کوئی کتاب عمدہ نہیں ہے) اس مثال میں لَا کے ذریعہ جنس کتاب سے صفت جودت (عمدگی) کی نفی کی گئی ہے۔

ترکیب: لَا، لائے نفی جنس، کِتَابَ مضاف، رَجُلٍ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر لَا کا اسم، جَیِّدٌ اس کی خبر، لائے نفی جنس اپنے

اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قاعدہ (۱): یہ اسم کو "نصب" بلاتنوین اور خبر کو "رفع" دیتا ہے جبکہ اسم: نکرہ مضاف یا مشابہ مضاف ہوتا ہے، جیسے: لا غلام رجل ظریف (مرد کا کوئی چالاک نہیں ہے)، لا عشرين درهما لك (آپ کسی قسم کے بیس درہم کے حقدار نہیں ہے)۔

قاعدہ (۲): اگر "لا" کے بعد نکرہ مفردہ غیر مفصول ہو[1] تو مبنی بر فتح ہوتا ہے، جیسے: لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ (لَا رَيْبَ فِيْهِ)

قاعدہ (۳): اگر "لا" کے بعد معرفہ ہو تو "لا" کا تکرار دوسرے معرفہ کے ساتھ لازم ہے اس وقت "لا" کا عمل کچھ نہیں ہوگا، اور معرفہ مرفوع ہوگا جیسے: لَا زَيْدٌ فِي الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو.

قاعدہ (۴): اگر "لا" کے بعد نکرہ مفرد دوسرے نکرہ کے ساتھ مکرر ہو تو پھر اختیار ہے خواہ نصب بلاتنوین دیں، جیسے: لَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ (حج کے دنوں میں نہ عورتوں کی رغبت کرے، نہ گناہ نہ لڑائی جھگڑا) خواہ رفع تنوینی جیسے: يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ (وہ دن جس میں نہ خرید فروخت ہوگی، نہ یاری، نہ سفارش)۔

تمرین (۷)

مندرجہ ذیل جملوں کی شناخت اور ترکیب کریں

لَا رَجُلَ جَالِسٌ فِي الطَّرِيْقِ، لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ، لَا صَاحِبَ عِلْمٍ مَحْرُوْمٌ، لَا جَلِيْسَ أَحْسَنُ مِنَ الْكِتَابِ، لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ، لَا زَيْدٌ عَالِمٌ وَلَا عَمْرٌو، لَا فِي الْمَدْرَسَةِ تِلْمِيْذٌ وَلَا مُعَلِّمٌ، لَا بُخْلَ

---

[1] اگر مفصول ہو تو لا کا عمل باطل ہو جائے گا اور لا کا تکرار ضروری ہوگا، جیسے: لَا فِيْهِمَا رَجُلٌ وَ لَا اِمْرَأَةٌ.

اَلْبَخِيْلِ مَحْمُوْدٌ وَلاَ اِسْرَافُ الْمُسْرِفِ مَقْبُوْلٌ، لاَأَحَدَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ، لاَكَيْلَ لَكُمْ عِنْدِيْ وَلاَتَقْرَبُوْنَ، لاَابْنَ رَجُلٍ عَالِمٌ، لاَوَلَدَ جَاهِلٌ، لاَكُلِّيَّةَ مَدِيْنَةٍ جَمِيْلَةٌ، لاَمُسْتَشْفٰى قُرىً وَاسِعَةٌ.

افعالِ ناقصہ کا بیان

افعالِ ناقصہ: وہ افعال ہیں، جو فاعل کو اپنی صفت کے علاوہ کسی اور صفت پر ثابت کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہوں، جیسے: كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا ہے) اس مثال میں كَانَ نے اپنی صفت کے علاوہ زَيْدٌ فاعل کو صفتِ قیام کے ساتھ ثابت کر دیا۔

ترکیب: كَانَ فعلِ ناقص، زَيْدٌ اس کا اسم، قَائِمًا اس کی خبر، كَانَ فعلِ ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فائدہ: افعالِ ناقصہ سترہ ہیں: (۱) كَانَ (تھا اور ہے) (۲) صَارَ (ہوگیا) (۳) ظَلَّ (دن بھر رہا) (۴) بَاتَ (رات بھر رہا) (۵) أَصْبَحَ (صبح کے وقت ہونا) (۶) أَضْحٰى (چاشت کے وقت ہونا) (۷) أَمْسٰى (شام کے وقت ہونا (۸) عَادَ (ہوگیا) (۹) آضَ (ہوگیا) (۱۰) غَدَا (ہوگیا) (۱۱) رَاحَ (ہوگیا) (۱۲) مَازَالَ (ہمیشہ رہا) (۱۳) مَاانْفَكَّ (ہمیشہ رہا) (۱۴) مَابَرِحَ (ہمیشہ رہا) (۱۵) مَافَتِيَ (ہمیشہ رہا) (۱۶) مَادَامَ (جب تک) (۱۷) لَيْسَ (نہیں)، ان میں سے تیرہ (كَانَ، صَارَ، ظَلَّ، بَاتَ، أَصْبَحَ، أَمْسٰى، أَضْحٰى، مَازَالَ، مَابَرِحَ، مَاانْفَكَّ، مَافَتِيَ، مَادَامَ، لَيْسَ) کثیر الاستعمال ہیں۔

فائدہ: كَانَ سے یہ بات سمجھی جاتی ہے کہ مبتدا کو جس خبر سے متصف کیا جا رہا ہے اس کا تعلق زمانہ ماضی سے ہے، جیسے: كَانَ زَيْدٌ قَائِماً (زید کھڑا تھا)

صَارَ: حالت کی تبدیلی کے واسطے آتا ہے خواہ ذات کی ہو جیسے: صَارَ الطِّيْنُ خَزَفاً (مٹی ٹھیکرا بن گئی) خواہ صفت کی ہو، جیسے: صَارَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید مالدار ہوگیا)

أَصْبَحَ، أَمْسٰى، أَضْحٰى، ظَلَّ، بَاتَ یہ پانچوں افعال مخصوص اوقات (صبح،

شام، چاشت، دن اور رات) پر دلالت کرتے ہیں جیسے: أَصْبَحَ زَيْدٌ قَائِمًا (زید صبح کے وقت کھڑا ہوا) بَاتَ الْمَرِيضُ مُتَأَلِّماً (بیمار نے تکلیف میں رات گذاری)

اگرچہ یہ پانچوں افعال مخصوص اوقات پر دلالت کرتے ہیں لیکن کبھی ان کا استعمال صَارَ کے معنی میں بھی ہوتا ہے، جیسے: أَصْبَحَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید مالدار ہوگیا)

مَازَالَ، مَا بَرِحَ، مَادَامَ، مَا انْفَكَّ، مَا فَتِئَ: یہ پانچوں افعال استمرار اور دوامی ثبوت کے لیے آتے ہیں جیسے: مَازَالَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید ہمیشہ مالدار رہا)

لَيْسَ: نفی کے لیے آتا ہے جیسے: لَيْسَ زَيْدٌ قَائِماً (زید کھڑا نہیں ہے)

لَيْسَ کی خبر پر کبھی حرف جار "ب" بھی داخل کر دیتے ہیں اس وقت اس کی خبر لفظاً مجرور اور محلاً منصوب ہوتی ہے، جیسے: لَيْسَ زَيْدٌ بِقَائِمٍ (زید کھڑا نہیں ہے)

تمرین (۸)

مندرجہ ذیل جملوں کی شناخت اور ترکیب کریں

صَارَ بَكْرٌ عَالِماً، كَانَ الْحَرُّ شَدِيْداً، مَازَالَ الطِّفْلُ صَغِيْراً، ظَلَّ عَمْرٌو غَائِباً، لَيْسَ التِّلْمِيْذُ مُهْمِلاً، مَا بَرِحَ الْمُؤْمِنُ ذَاكِراً، أَمْسَى الطَّائِرُ عَائِداً إِلَىٰ عُشِّهٖ، كَانَ الْبَيْتُ نَظِيْفاً، لَيْسَ الطَّالِبُ نَاجِحًا، صَارَ الْفَقِيْرُ غَنِيّاً، اَصْبَحَ التِّلْمِيْذُ مُجْتَهِدًا، مَازَالَ الطِّفْلُ صَغِيْرًا، أَضْحَى الطَّالِبُ مُجْتَهِدًا فِيْ دَرْسِهٖ، أَصْبَحَ فُؤَادُ أُمِّ مُوْسىٰ فَارِغاً، كَانَ اللّٰهُ عَلِيْماً حَكِيْمًا، ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا، أَضْحَى الضَّالُّ مُتَحَيِّراً، كَانَ الْحَارِسُ نَشِيْطاً، فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ، وَلَايَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ، مَاانْفَكَّ الْخَطِيْبُ وَاعِظًا.

افعال مقاربہ کا بیان

افعالِ مقاربہ: وہ افعال ہیں، جو خبر کو فاعل سے قریب کرنے کے لیے وضع کیے گئے

ہوں، جیسے: عَسٰی زَیْدٌ أَن یَّخْرُجَ (زید کے نکلنے کی امید ہے)۔
ترکیب: عَسٰی فعلِ مقارب، زَیْدٌ اس کا اسم، أن مصدریہ، یَخْرُجَ فعل، اس میں ھو ضمیر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر مصدر کی تاویل میں ہوکر عسی فعلِ مقارب کی خبر، عَسٰی فعل مقارب اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا اور اس کے علاوہ جملہ فعلیہ خبریہ ہوں گے۔
فائدہ: یہ افعال بھی افعال ناقصہ کی طرح اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں مگر ان کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے، اور معنی کے اعتبار سے ان کی تین قسمیں ہیں؛
(۱) **مقاربت**: (اسم سے خبر کے قریب ہونے کو بتانے والے افعال) کَادَ، کَرَبَ، أَوْشَکَ بمعنی قریب ہے کہ، جیسے: کَادَ زَیْدٌ أَنْ یَرْجِعَ (قریب ہے کہ زید لوٹے)
(۲) **رجا**: (متکلم کے لیے خبر کے متوقع الحصول ہونے پر دلالت کرنے والے افعال) عَسٰی، حَرٰی، اِخْلَوْلَقَ بمعنی امید ہے کہ، جیسے: عَسَی اللّٰہُ أَنْ یَتُوْبَ عَلَیْھِمْ (امید ہے کہ اللہ تعالی انہیں معاف کردے)
(۳) **شروع**: (خبر کے شروع ہوجانے پر دلالت کرنے والے افعال) شَرَعَ، طَفِقَ عَلِقَ، أَخَذَ، جَعَلَ، ھَبَّ، أَقْبَلَ، قَامَ، أَنْشَأَ، ھَلْھَلَ بمعنی.....کرنا شروع کیا.....لگا، جیسے: طَفِقَ زَیْدٌ یَقْرَأُ (زید پڑھنے لگا)

افعال مقاربہ کا طریقۂ استعمال

افعال شروع کی خبر ہمیشہ بغیر أنْ کے آتی ہے، جیسے: أَنْشَأَ التَّلَامِیْذُ یَذْھَبُوْنَ اِلَی الْمَسْجِدِ (طلبہ مسجد جانے لگے) وغیرہ وغیرہ۔ افعال رجاء میں سے حری اور اخلولق کی خبر ہمیشہ أنْ کے ساتھ آتی ہے، جیسے: اِخْلَوْلَقَ الْمَاءُ أَنْ یَبْرُدَ (امید ہے کہ پانی ٹھنڈا ہوجائے)

اور بقیہ سارے افعال کا استعمال أَنْ کے ساتھ اور بغیر أَنْ کے دونوں طرح ہوتا ہے لیکن افعال مقاربت میں سے "کَادَ" اور "کَرَبَ" کا استعمال بغیر أَنْ کے زیادہ ہے۔

اورافعال رجاء میں سے "عَسٰی" اورافعال مقاربہ میں سے "أَوْشَکَ" کا استعمال اکثر أَنْ کے ساتھ ہوتا ہے جیسے: مثالیں تمرین میں موجود ہیں۔

تمرین (۹)

مندرجہ ذیل جملوں کی شناخت اور ترکیب کریں

كَادَ الْمَطَرُ يَنْزِلُ، عَسَى الْمَرِيْضُ أَنْ يَفْرَحَ، أَوْشَكَ الْوَقْتُ أَنْ يَنْتَهِيَ، يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ، وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ، كَرَبَ الْمَرِيْضُ أَنْ يَمُوْتَ، يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ، كَرَبَ الصُّبْحُ أَنْ يَظْهَرَ، كَادَ اللَّيْلُ أَنْ يَنْقَضِيَ، عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ، تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ، كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغْرُبَ، عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ، كَرَبَ الْمَرِيْضُ اَنْ يَّمُوْتَ، أَوْشَكَ السَّمَاءُ اَنْ تُمْطِرَ، يُوْشِكُ الْقَلْبُ اَنْ يَّتَفَجَّعَ مِنَ الْحُزْنِ، كَادَ الطَّعَامُ أَنْ يَنْفَدَ، عَسَى الْمَرِيْضُ أَنْ يَبْرَءَ.

جملہ فعلیہ کا بیان

جملہ فعلیہ: وہ جملہ ہے، جس کا پہلا جز فعل ہو، جیسے: ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًوا (زید نے عمرو کو مارا)۔[1]

ترکیب: ضرب فعل، زید فاعل، عمراً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فعل کی تعریف: فعل وہ لفظ ہے جس سے کسی کام کا تینوں زمانوں میں سے کسی ایک زمانے میں ہونا یا کرنا معلوم ہو۔

فعل کی تین قسمیں ہیں؛ (۱) فعل ماضی (۲) فعل مضارع (۳) امر و نہی

فعل ماضی: وہ فعل ہے جو گذشتہ زمانے میں کسی کام کے ہونے یا کرنے کو بتائے،

[1] مَا تَأَلَّفَتْ مِنَ الفعل و الفاعل ونائب الفاعل. (جامع الدروس العربية، ص: ۶۰۴)

جیسے: قَعَدَ (وہ بیٹھا زمانۂ گذشتہ میں) فَعَلَ (اس ایک مرد نے کیا زمانہ گذشتہ میں)

فعل مضارع: وہ فعل ہے جو موجودہ یا آئندہ زمانے میں کسی کام کے ہونے یا کرنے کو بتائے، جیسے: یَقْعُدُ (وہ بیٹھتا ہے یا بیٹھے گا زمانۂ موجودہ یا آئندہ میں) یَفْعَلُ (وہ کرتا ہے یا کرے گا زمانۂ موجودہ یا آئندہ میں)

امر و نہی: وہ فعل ہے جس کے ذریعہ دوسرے کو کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا حکم دیا جائے جیسے: اِفْعَلْ (تو کر زمانۂ آئندہ میں) لَاتَفْعَلْ (تو مت کر زمانۂ آئندہ میں)

سوال: جملہ فعلیہ کو جملہ فعلیہ کیوں کہتے ہیں؟ حالاں کہ جملہ فعلیہ میں اسم ظاہر، ضمیر مرفوع منفصل اور جار مجرور وغیرہ بھی ہوتے ہیں، جیسے: ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرواً بِالْخَشَبَةِ (زید نے عمر کی لکڑی سے پٹائی کی)

جواب: جملہ فعلیہ کو جملہ فعلیہ "تَسْمِيَةُ الْكُلِّ بِاسْمِ الْجُزْءِ" قاعدہ کا اعتبار کرتے ہوئے کہتے ہیں، یعنی ایک جز کی رعایت کرتے ہوئے کل کو بھی اسی جز کے نام کے ساتھ موسوم کر دیتے ہیں۔ اسی طرح دیگر جملوں کو بھی سمجھئے۔

فاعل اور فعل کے احکام

فاعل کی تعریف: فاعل ہر وہ اسم ہے جس سے پہلے کوئی فعل یا شبہ فعل ہو اور اس فعل یا شبہ فعل کی اس اسم کی طرف نسبت کی گئی ہو اس طور پر کہ وہ فعل یا شبہ فعل اس اسم کے ساتھ قائم ہو، جیسے: قَامَ زَيْدٌ، طَالَ زَيْدٌ، زَيْدٌ قَائِمٌ أَبُوْهُ.

فاعل کی دو قسمیں ہیں: (۱) اسم ظاہر (۲) اسم ضمیر

قاعدہ (۱): فاعل جب اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد ہوگا خواہ فاعل واحد ہو یا تثنیہ ہو یا جمع ہو، جیسے: جَاءَ رَجُلٌ، جَاءَ رَجُلَانِ، جَاءَ رِجَالٌ، جَاءَتْ اِمْرَأَةٌ، جَاءَتْ اِمْرَأَتَانِ، جَاءَتْ نِسَاءٌ.

(۲) فاعل جب اسم ضمیر ہو تو فعل واحد، تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث میں فاعل کے مطابق ہوگا یعنی واحد کے لیے واحد اور تثنیہ و جمع کے لیے تثنیہ و جمع، جیسے: الرَّجُلُ قَامَ، الرَّجُلَانِ

قَامَا، الرِّجَالُ قَامُوْا، اَلْمَرْأَةُ قَامَتْ، اَلْمَرْأَتَانِ قَامَتَا، النِّسَاءُ قُمْنَ.

فائدہ: قَامَ، قَامَا، قَامُوْا تینوں میں علی الترتیب واحد، تثنیہ اور جمع کی ضمیر ہیں اور یہی ان افعال کے فاعل ہیں، رہے الرَّجُلُ، الرَّجُلَانِ، الرِّجَالُ تو یہ سب مبتدا ہیں نہ کہ فاعل۔

(۳) فاعل جب مؤنث حقیقی فعل سے متصل ہو، تو فعل ہمیشہ مؤنث ہوگا، جیسے: قَالَتِ امْرَأَةُ عِمْرَانَ، مگر جب فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ ہو تو فعل مذکر اور مؤنث دونوں طرح سے آسکتا ہے، جیسے: اِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيْبَةٌ، فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهٖ.

(۴) جب فاعل مؤنث غیر حقیقی فعل کے بعد ہو، تو فعل کو مذکر و مؤنث دونوں طرح لاسکتے ہیں، جیسے: طَلَعَتِ الشَّمْسُ، طَلَعَ الشَّمْسُ.

لیکن جب فاعل مؤنث غیر حقیقی فعل سے پہلے ہو، تو فعل کو مؤنث لانا واجب ہے، جیسے: الشَّمْسُ طَلَعَتْ.

(۵) جب فاعل جمع مکسر ہو خواہ ذوی العقول ہو یا غیر ذوی العقول ہو، تو فعل کو مذکر و مؤنث دونوں لاسکتے ہیں، جیسے: قَامَ الرِّجَالُ، قَامَتِ الرِّجَالُ.

فائدہ: چار جگہوں میں فاعل کو مفعول بہ پر مقدم کرنا واجب ہے۔

(۱) فاعل ضمیر متصل ہو، جیسے: نَصَرْتُ زَيْدًا.

(۲) فاعل و مفعول دونوں اسم مقصور ہوں، اور اشتباہ کا اندیشہ ہو یا اسم اشارہ یا اسم موصولہ ہوں، جیسے: ضَرَبَ مُوْسٰى عِيْسٰى، ضَرَبَ هٰذَا ذَاکَ، ضَرَبَ مَنْ فِيْ الدَّارِ مَنْ عَلَى الْبَابِ.

(۳) مفعول اِلَّا کے بعد واقع ہو، جیسے: مَا ضَرَبَ زَيْدٌ اِلَّا عَمْرواً.

(۴) مفعول معنیٰ اِلَّا یعنی اِنَّمَا کے بعد واقع ہو، جیسے: اِنَّمَا ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرواً.

تمرین (۱۰)

مندرجہ ذیل جملوں کی شناخت اور ترکیب کریں

قَرَءَ مَاجِدٌ، شَرِبَ خَالِدٌ الْعَصِيْرَ، صَنَعَ النَّجَّارُ نَافِذَةَ الْحُجْرَةِ،

قَامَتْ فَاطِمَةُ، صَامَ رَاشِدٌ، ذَهَبَ الْأَيَّامُ، ذَهَبَتِ الْأَيَّامُ، جُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ، فَمَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ، حَفِظَ التَّلَامِيْذُ الدَّرْسَ، شَرِبَتِ الْمُعَلِّمَاتُ الْمَاءَ الْبَارِدَ، يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰو وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ، يَقْطِفُ مَاجِدٌ الزَّهْرَةَ الْجَمِيْلَةَ، تَطْبَخُ فَاطِمَةُ الطَّعَامَ وَ تَغْسِلُ الْإِنَاءَ، مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوْهُ وَ مَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا، اِنْتَهَى الدَّرْسُ، لَقِيْتُ زَيْداً، حَضَرَ الْأُسْتَاذُ فِي الْفَصْلِ، قَطَفَتْ رَاشِدَةُ الْأَزْهَارَ، نَجَحَ الطُّلَّابُ فِي الْإِمْتِحَانِ، رَكِبَ زَيْدٌ الْقِطَارَ، طَلَعَتِ الشَّمْسُ، أَخَذْتُ الْعِلْمَ عَنِ الْمُعَلِّمِ، سَأَلْتُ عَنِ الْمُعَلِّمِ، سَافَرْتُ بِالسَّيَّارَةِ.

فعل لازم اور متعدی کا بیان

فعل لازم: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا ہو جائے، جیسے: قَعَدَ زَيْدٌ (زید بیٹھا)

ترکیب: قَعَدَ فعل، زَيْدٌ فاعل، قَعَدَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فعل لازم کی شناخت: فعل ماضی کے اردو ترجمہ میں فاعل کے بعد لفظ نے (علامت فاعل) نہ آئے، جیسے: قَعَدَ زَيْدٌ (زید بیٹھا)

فعل متعدی: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا نہ ہو، بلکہ مفعول کو بھی چاہے، جیسے: قَرَأْتُ كِتَاباً (میں نے ایک کتاب پڑھی)۔

ترکیب: قَرَأَ فعل، تُ ضمیر فاعل، كِتَاباً مفعول بہ، قَرَأَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فعل متعدی کی شناخت: فعل ماضی کے اردو ترجمہ میں علامت فاعل ''نے'' اکثر آئے، جیسے: قَرَأَ زَيْدٌ (زید نے پڑھا)

فعل متعدی کی تین قسمیں ہیں؛ (۱) متعدی بیک مفعول (۲) متعدی بدو مفعول (۳) متعدی بسہ مفعول

متعدی بیک مفعول: وہ فعلِ متعدی ہے جو فاعل کے علاوہ صرف ایک مفعول کا

تقاضہ کرے، جیسے:رَأَیْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو دیکھا)

ترکیب: رَأی فعل، تُ ضمیر فاعل، زَیْدًا مفعول بہ، رَأی فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

متعدی بدو مفعول: وہ فعلِ متعدی ہے جو دو مفعولوں کا تقاضہ کرے، اس کی بھی دو قسمیں ہیں؛

(۱)**متعدی بدو مفعول:** وہ فعل متعدی ہے کہ جس کے ایک مفعول پر اقتصار جائز ہو، ایسا ان افعال میں ہوتا ہے، جن کا مفعولِ ثانی مفعول اول کا غیر ہو، جیسے:أَعْطَیْتُ زَیْدًا دِرْهَمًا (میں نے زید کو درہم دیا) یہاں أَعْطَیْتُ زَیْدًا بھی جائز ہے۔

ترکیب: أَعْطَیٰ فعل، تُ ضمیر فاعل، زَیْدًا مفعول بہ اول، دِرْهَمًا مفعول بہ ثانی، أَعْطَیٰ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲)**متعدی بدو مفعول:** وہ فعل متعدی ہے کہ جس کے ایک مفعول پر اقتصار جائز نہ ہو، ایسا ان افعال میں ہوتا ہے، جن کا مفعولِ ثانی مفعول اول کا عین ہو، مثلاً افعال قلوب، جیسے:عَلِمَ، رَأَی، وغیرہ، جیسے:عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلاً (میں نے زید کو فاضل جانا)۔

ترکیب: عَلِمَ فعل، تُ ضمیر فاعل، زَیْدًا مفعول بہ اول، فَاضِلاً مفعول بہ ثانی، عَلِمَ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فائدہ: افعال قلوب سات ہیں؛(۱)عَلِمْتُ (۲)رَأَیْتُ (۳)وَجَدْتُ (برائے یقین)(۴)خِلْتُ (۵)حَسِبْتُ (۶)ظَنَنْتُ (برائے ظن)(۷)زَعَمْتُ برائے ظن ویقین استعمال ہوتے ہیں۔

متعدی بسہ مفعول: وہ فعل متعدی ہے جس کو تین مفعول بہ کی ضرورت ہو، جیسے: أَعْلَمْتُ زَیْدًا عَمْرًا فَاضِلاً (میں نے زید کو عمرو کے فاضل ہونے کی خبر دی)

ترکیب: أَعْلَمَ فعل، تُ ضمیر فاعل، زَیْدًا مفعول بہ اول، عَمْرًا مفعول بہ ثانی، فَاضِلاً مفعول بہ ثالث، أَعْلَمَ فعل اپنے فاعل اور تینوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فائدہ: متعدی بسہ مفعول افعال سات ہیں؛(۱)أَعْلَمَ (۲)أَرٰی (۳)أَنْبَأَ (۴)أَخْبَرَ (۵)خَبَّرَ (۶)نَبَّأَ (۷)حَدَّثَ.

تمرین(۱۱)

مندرجہ ذیل جملوں کی شناخت اور ترکیب کریں

عَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا، خِلْتُ أَنَّكَ عَالِمٌ، ظَنَنْتُ الْجَوَّ مُعْتَدِلاً، أَعْطَيْتُ السَّائِلَ خُبْزاً، نَبَّأْتُ التَّلامِيْذَ الْكِبْرَ مُهْلِكاً، زَعَمْتُهُ جَاهِلاً، أَخْبَرْتُ الصِّدْقَ مُنْجِياً، أَنْبَأَ التِّلْمِيْذُ صَدِيْقاً الْأُسْتَاذَ قَادِماً، أَخْبَرْتُ التَّلامِيْذَ الدَّرْسَ مُفِيْداً.

افعالِ مدح وذم کا بیان

افعالِ مدح وذم: وہ افعال ہیں جو تعریف یا برائی ثابت کرنے کے لیے وضع کئے گئے ہوں، جیسے:نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ (زید اچھا مرد ہے)۔

فائدہ: یہ افعال چار ہیں: (۱)نِعْمَ (اچھا ہونا)(۲)حَبَّذَا (اچھا ہونا) (۳)بِئْسَ (برا ہونا)(۴) سَاءَ(برا ہونا)۔

فائدہ: ان افعال کے فاعل کے بعد ایک اسم آتا ہے، جو مرفوع ہوتا ہے اور اس کو مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کہتے ہیں۔

ترکیب اول: نِعْمَ فعل مدح، الرَّجُلُ اس کا فاعل،نِعْمَ فعل مدح اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم زَيْدٌ مخصوص بالمدح مبتدا مؤخر،مبتدا مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب دوم: نِعْمَ فعل مدح،الرَّجُلُ اس کا فاعل،فعل مدح اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا، هُوَ مبتداء محذوف،زَيْدٌ خبر،مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تمرین (۱۲)

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کریں

نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ، بِئْسَ الرَّجُلُ عُتْبَةُ، سَاءَ الْمَرْأُ الْحَاسِدُ، حَبَّذَا زَيْدٌ رَاكِبًا، نِعْمَ الْمُجَاهِدُ خَالِدٌ، سَاءَ الرَّجُلُ تَارِكُ الصَّلَاةِ، حَبَّذَا الصُّلَحَاءُ، فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِيْنَ، بِئْسَ لِلظَّالِمِيْنَ بَدَلًا، إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا، حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ، بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا، نِعْمَتِ الْعَالِمَةُ فَاطِمَةُ، نِعْمَ الْعَبْدُ أَيُّوبُ، نِعْمَ الْقَائِدُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، نِعْمَ التِّلْمِيْذُ سَاجِدٌ، بِئْسَ التِّلْمِيْذُ خَالِدٌ، نِعْمَ مُصْلِحاً أَشْرَفُ عَلِيٌّ، بِئْسَ مُصْلِحاً صَاحِبُ الْهَوٰى، نِعْمَ مَا تَقْرَأُ الْقُرْآنُ، حَبَّذَا مُعِيْنُ الْمَنْطِقِ، حَبَّذَا الْإِسْلَامُ، بِئْسَ مَا تَقْرَأُ الرِّوَايَةُ، نِعْمَ الْمُهَنْدِسُ مَاجِدٌ، بِئْسَ الْمُهَنْدِسُ رَاشِدٌ، نَعْمَتِ الْجَامِعَةُ دَارُ الْعُلُوْمِ، سَاءَتِ الْمَدْرَسَةُ مَدْرَسَةُ أَهْلِ الْبِدَعِ.

اسمائے افعال کا بیان

اسمائے افعال: وہ اسمائے غیر متمکن ہیں جو فعل کے معنی زمانہ اور عمل کو متضمن ہوں؛ مگر فعل کی علامتوں کو قبول نہ کرتے ہوں۔

فائدہ: اسمائے افعال نو ہیں: چھ امر حاضر کے معنی میں ہیں، (۱) رُوَيْدَ (چھوڑ) (۲) بَلْهَ (چھوڑ) (۳) دُوْنَكَ (پکڑ) (۴) عَلَيْكَ (لازم پکڑ) (۵) حَيَّهَلْ (پکڑ، آؤ) (۶) هَا (پکڑ) اور یہ اپنے بعد والے اسم کو مفعول بہ ہونے کی وجہ سے نصب دیتے ہیں، جیسے: رُوَيْدَ زَيْدًا (زید کو چھوڑ دو)۔

ترکیب: رُوَيْدَ، اسم فعل بمعنی امر حاضر، اس میں أَنْتَ ضمیر پوشیدہ فاعل، زَيْدًا مفعول بہ، رُوَيْدَ اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا، اسی طرح بقیہ اسمائے افعال بمعنی امر حاضر کی ترکیب کریں۔

اور تین فعلِ ماضی کے معنیٰ میں ہیں،(۱)هَيْهَاتَ (دور ہوا)(۲)شَتَّانَ (وہ جدا ہوا)(۳) سَرْعَانَ (اس نے جلدی کی)اور یہ اپنے بعد والے اسم کو فاعل ہونے کی بنا پر رفع دیتے ہیں، جیسے: هَيْهَاتَ زَيْدٌ (زید دور ہوا)۔

ترکیب: هَيْهَاتَ، اسم فعل بمعنیٰ فعلِ ماضی، زَيْدٌ اس کا فاعل،هَيْهَاتَ اسمِ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اسی طرح بقیہ اسمائے افعال بمعنیٰ فعلِ ماضی کی ترکیب کریں۔

تمرین(۱۳)

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کریں

رُوَيْدَ خَالِدًا، بَلْهَ الْكَسَلَ، دُوْنَكَ زَيْدًا، عَلَيْكَ دَرْسَكَ، حَيَّهَلْ الْفَصْلَ، بَلْهَ الْفُسَّاقَ وَالْفُجَّارَ، عَلَيْكَ بِخِدْمَةِ وَالِدَيْكَ، هَيْهَاتَ زَمَنُ شَبَابِيْ، شَتَّانَ زَيْدٌمِنْ عَمْرٍوسَرْعَانَ زَيْدٌ، هَيْهَاتَ أَيَّامُ وِصَالِيْ.

جملہ ظرفیہ کا بیان

جملہ ظرفیہ: وہ جملہ ہے جس کے شروع میں ظرف یا جار مجرور ہو، جیسے: عِنْدِيْ مَالٌ (میرے پاس مال ہے)،فِيْ الدَّارِ رَجُلٌ (گھر میں مرد ہے)۔ [1]

ترکیب: عِنْدَ مضاف، ي ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مقدم، مَالٌ مبتدا مؤخر، خبر مقدم اپنے مبتدا مؤخر سے مل کر جملہ اسمیہ ظرفیہ ہوا۔

تمرین(۱۴)

مندرجہ ذیل جملوں کی شناخت اور ترکیب کریں

فِيْ الْبَحْرِ سَمَكٌ، عِنْدِيْ كِتَابٌ، فَوْقَ السَّطْحِ تِلْمِيْذٌ، تَحْتَ

---

[1] والظّرفية ما يَتَرَكَّبُ مِن الظَّرفِ والمظروف (نحو میر، ص:۳۱)

السَّرِيْرِ حَقِيْبَةٌ، فِيْ الْفَصْلِ تِلْمِيْذٌ، أَمَامَ الْأُسْتَاذِ كِتَابٌ، خَلْفَ الْبَابِ شَجَرَةٌ، تَحْتَ الْكُرَّاسَةِ قَلَمٌ، فَوْقَ الْمِنْضَدَةِ كُرَّاسَةٌ، خَلْفَ الْحُجْرَةِ مَسْجِدٌ، أَمَامَ الْمَسْجِدِ دُكَّانٌ، فِيْ الْمَدْرَسَةِ حَدِيْقَةٌ.

جملہ شرطیہ کا بیان

جملہ شرطیہ: وہ جملہ ہے جو دو جملوں (شرط و جزاء) سے مل کر بنے، ترکیب میں پہلے جملے کو شرط اور دوسرے جملے کو جزاء کہتے ہیں، جیسے: إِنْ تَضْرِبْ أَضْرِبْ (اگر تو مارے گا تو میں بھی ماروں گا)۔[1]

ترکیب: إِنْ حرف شرط، تَضْرِبْ فعل، أَنْتَ ضمیر اس میں فاعل، تَضْرِبْ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، أَضْرِبْ فعل، أنا ضمیر اس میں فاعل، أَضْرِبْ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

فائدہ: جملہ شرطیہ پر کلمات شرط دو طرح کے داخل ہوتے ہیں: (۱) جازمہ (۲) غیر جازمہ

ادوات جازمہ حسب ذیل ہیں:

إِنْ (اگر) مَنْ (جو شخص، جو کوئی) مَا (جو، جو چیز، جو کچھ) أَيْنَ (جہاں) مَتیٰ (جب، جس وقت) أَيٌّ (جو، جس، جب، جہاں) أَنیٰ (جہاں، جہاں کہیں) إِذْمَا (اگر، جس وقت) حَيْثُمَا (جہاں، جہاں کہیں، جس جگہ) مَهْمَا (جب، جو کچھ، جتنا کچھ، جو کچھ بھی ہو) أَيَّانَ (جب بھی) كَيْفَمَا (جس طرح، جیسا کچھ)۔

ادوات غیر جازمہ حسب ذیل ہیں:

لَوْ (اگر، اگرچہ، ہر چند کہ) لَوْلَا (اگر نہ ہو، یا نہ ہوتا) لَوْمَا (اگر نہ ہو، یا نہ ہوتا) لَمَّا (جب، جس وقت، جب کہ) كُلَّمَا (جب جب، جب بھی) أَمَّا (بہر حال، مگر، رہی یہ بات) إِذَا (جب، جس وقت، جبکہ)۔

نوٹ: جزاء پر فاء لانے کی چند صورتوں کو ترجمہ اور ترکیب سیکھیں میں دیکھا جا سکتا ہے۔

[1] ما يتركب من الشرط والجزاء. (نحو مير، ص: ۴۱)

تمرین (۱۵)

مندرجہ ذیل جملوں کی شناخت اور ترکیب کریں

إِنْ رَأَيْتَ زَيْداً فَأَكْرِمْهُ، لَوْلاَ عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ، مَنْ يَّخْدِمْ يُخْدَمْ، مَا تَأْكُلْ أَكُلْ، أَيْنَ تُسَافِرْ أُسَافِرْ مَعَكَ، مَتٰى تَحْضُرْ فِي الْفَصْلِ، اَحْضُرْ مَعَكَ، اَنّٰى تَخْرُجْ أَخْرُجْ، أَيَّ شَيْءٍ تَأْكُلْ آكُلْ، إِذْ مَاتُغَادِرْ أُغَادِرْ مَعَكَ، إِذْ مَاتُسَافِرْ أُسَافِرْ، مَهْمَا يَكْذِبِ الْمَرْءُ يَزِلْ نُوْرُ وَجْهِهٖ، حَيْثُمَا تَقْصِدْ اَقْصِدْ، أَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكُّمُ الْمُوْتُ، مَهْمَا تَقْعُدْ أَقْعُدْ، مَنْ يُحِبُّنِيْ أُحِبُّهُ، مَنْ يُكْرِ مْنِيْ أُكْرِمْهُ، مَاتَشْتَرِ أَشْتَرِ، حَيْثُمَا تَكُنْ يَأْتِكَ رِزْقُكَ، مَتٰى تُسَافِرْ أُسَافِرْ، اَيَّ كِتَابٍ تَقْرَأْ اَقْرَأْ، كُلَّمَا زَارَنِيْ صَدِيْقِيْ أَكْرَمْتُهُ، لَوْلا أَنَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهُ لَأَنْكَرُوْهُ، لَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ، وَلَوْ شِئْنَا لَأٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰهَا، لِلْبُسْتَانِ بَابَانِ؛ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَفِيْ جَانِبِ الشَّرْقِ، أَمَّا الآخَرُ فَفِيْ جَانِبِ الشَّمَالِ، لَمَّا اِنْتَهَى اللَّعِبُ رَجَعَ النَّاسُ كُلُّهُمْ اِلٰى بُيُوْتِهِمْ، لَوْلاَ أَنْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا.

جملہ اور اس کی قسموں کا بیان

پھر جملے کی اعراب اور عدم اعراب کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں: (۱) وہ جملہ جس کا کوئی محلِ اعراب ہو [۱] (۲) وہ جملہ جس کا کوئی محلِ اعراب نہ ہو [۲]

وہ جملے جو محل اعراب میں واقع ہوتے ہیں سات ہیں: (۱) وہ جملہ جو ترکیب میں خبر واقع ہو (۲) وہ جملہ جو حال واقع ہو (۳) وہ جملہ جو مفعول بہ واقع ہو (۴) وہ جملہ جو

---

[۱] اَلْجُمَلُ الَّتِيْ لَهَا مَحَلٌّ مِنَ الإِعْرَابِ

[۲] اَلْجُمَلُ الَّتِيْ لاَ مَحَلَّ لَهَا مِنَ الإِعْرَابِ. (جامع الدروس العربية، ص: ۲۰۴)

مضاف الیہ واقع ہو(۵) وہ جملہ جو شرط جازم کے جواب میں واقع ہو اور فا جزائیہ اس پر داخل ہو(٦) وہ جملہ جو صفت واقع ہو(۷) وہ جملہ جو کسی ایسے جملہ کا تابع ہو جو محل اعراب میں واقع ہو۔(جامع الدروس العربیہ، ص:٦۰۵)

(۱)وہ جملہ جو ترکیب میں خبر واقع ہوتا ہے: اس کی دو صورتیں ہیں؛ یا تو اس کا محل اعراب رفع ہوگا یا نصب، اگر جملہ مبتدا یا حروف مشبہ بالفعل یا لائے نفی جنس کی خبر ہو، تو اس کا محل اعراب رفع ہوگا، جیسے: اَلْوَلَدُ يُحِبُّ اللَّعِبَ (لڑکا کھیل کو پسند کرتا ہے) إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ (یقیناً اللہ تعالی آسمانوں اور زمینوں کی تمام چیزوں کو جانتے ہیں) لَا كَسُوْلَ يَنْجَحُ فِي عَمَلِهٖ (کوئی سست آدمی اپنے عمل میں کامیاب نہیں ہوتا) جملہ يُحِبُّ اللَّعِبَ محل رفع میں ہے کیوں کہ مبتدا مرفوع کی خبر ہے۔

ترکیب: اَلْوَلَدُ مبتدا، يُحِبُّ فعل، هُوَ ضمیر اس میں فاعل، اللَّعِبَ مفعول بہ، يُحِبُّ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اور اگر جملہ افعال ناقصہ یا ما ولا مشابہ بلیس یا افعال مقاربہ کی خبر ہو، تو اس کا محل اعراب نصب ہوگا، جیسے: كَانَ خَالِدٌ يَعْمَلُ الْخَيْرَ (خالد اچھا کام کرتا تھا) وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِلْعِبَادِ (اور خدا تعالی تو اپنے بندوں پر کسی طرح کا ظلم کرنا نہیں چاہتا) كَادَ الطِّفْلُ يَسْقُطُ عَلَى الْأَرْضِ (بچہ زمین پر گرنے کے قریب ہوگیا)

ترکیب: كَانَ فعل ناقص، خَالِدٌ اس کا اسم، يَعْمَلُ فعل، هُوَ ضمیر اس میں فاعل، الْخَيْرَ مفعول بہ، يَعْمَلُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، كَانَ فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تمرین(۱٦)

مندرجہ ذیل جملوں کی شناخت اور ترکیب کریں

اَلعِلْمُ يَرْفَعُ قَدْرَ صَاحِبِهٖ، إِنَّ الْفَضِيْلَةَ تُحَبُّ، اَلْقُرْآنُ يُفِيْدُ النَّاسَ، كَانَ مَاجِدٌ يَجْتَهِدُ فِي الْاِمْتِحَانِ، لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِي صَلَاحاً، خَالِدٌ يُحِبُّ الْمُطَالَعَةَ، لَا كَسُوْلَ سِيْرَتُهٗ مَمْدُوْحَةٌ، اَلْمَدْرَسَةُ عِمَارَتُهَا عَالِيَةٌ، وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ، لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْراً، عَسىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يَرْحَمَكُمْ، كَانَ زَيْدٌ يَقْطِفُ زَهْراً، عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ، كَانَ عَلِيٌّ يُطَالِعُ كِتَابَهٗ، إِنَّ زَيْداً يَنْطِقُ بِالْعَرَبِيَّةِ الْفَصِيْحَةِ.

(۲)**وہ جملہ جو حال واقع ہو:** ایسا جملہ محلاً منصوب ہوتا ہے، جیسے: جَاءَ أَخُوْكَ يَضْحَكُ (تیرا بھائی ہنستا ہوا آیا) جملہ يَضْحَكُ محل نصب میں ہے کیوں کہ حال واقع ہے اور حال منصوب ہوتا ہے۔

ترکیب: جَاءَ فعل، أَخُوْكَ مضاف اور مضاف الیہ سے مل کر مرکب اضافی ہو کر ذوالحال، يَضْحَكُ فعل، هُوَ ضمیر اس میں فاعل، يَضْحَكُ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال، ذوالحال حال سے مل کر فاعل، جَاءَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تمرین(۱۷)

مندرجہ ذیل جملوں کی شناخت اور ترکیب کریں

رَأَيْتُ زَيْداً يَرْكَبُ، جَاءَ زَيْدٌ يَبْكِي، لَقِيْتُ رَاشِداً يَشْرَبُ الْمَاءَ، فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفاً يَتَرَقَّبُ، زُرْتُ بَكْراً يُسَافِرُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ الْمُنَوَّرَةِ، وَجَاءُوْا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَّبْكُوْنَ، جَاءَ مَاجِدٌ يَرْكَبُ فَرَسَهٗ، نَزَلَ مَاجِدٌ وَسَاجِدٌ فِي

السَّاحَةِ يَهْرُبَانِ وَيُمَازِحَانِ، رَأَيْتُ مَاجِداً يُلْقِي الْعِلْمَ، وَجَاءَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ.

(۳) **وہ جملہ جو مفعول بہ واقع ہو:** ایسا جملہ محلاً منصوب ہوتا ہے، جیسے: قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ (حضرت عیسیٰؑ نے کہا کہ بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں) عَلِمْتُ زَيْداً يَتْلُوْ الْقُرْآنَ (میں نے زید کو دیکھا کہ وہ قرآن کی تلاوت کر رہا ہے) أَعْلَمْتُ زَيْداً عَمْرواً يُفَسِّرُ الْقُرْآنَ (میں نے زید کو بتلایا کہ عمرو قرآن کی تفسیر کرتا ہے)۔

ترکیب: قَالَ فعل، هُوَ ضمیر اس میں فاعل، إِنَّ حرف مشبہ بالفعل، ي ضمیر اس کا اسم، عَبْدُ اللّٰهِ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مرکب اضافی ہو کر خبر، إِنَّ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مفعول بہ، قَالَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تمرین (۱۸)

مندرجہ ذیل جملوں کی شناخت اور ترکیب کریں

أَظُنُّ الْأُمَّةَ تَجْتَمِعُ بَعْدَ التَّفَرُّقِ، يَحْسَبُوْنَ الْأَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا، وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰئِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيْفَةً، وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ، إِنِّي أَرَانِي أَعْصِرُ خَمْراً، إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْزاً.

(۴) **وہ جملہ جو مضاف الیہ واقع ہو:** ایسا جملہ محلاً مجرور ہوتا ہے، جیسے: هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ (یہ وہ دن ہے کہ سچوں کو ان کی سچائی نفع دے گی)۔

ترکیب: هٰذَا اسم اشارہ مبتدا، يَوْمُ مضاف، يَنْفَعُ فعل، الصّٰدِقِيْنَ مفعول بہ، صِدْقُهُمْ مضاف مضاف الیہ سے مل کر فاعل، يَنْفَعُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ

خبریہ ہوکر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تمرین (۱۹)

مندرجہ ذیل جملوں کی شناخت اور ترکیب کریں

وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ، هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ، وَاذْكُرُوْا إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ، قَالَ أَنْظِرْنِيْ إِلىٰ يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ، وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، يَوْمَ يُحْمىٰ عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ، سَافَرْتُ بَعْدَ إِذْ جَاءَ الصَّيْفُ، أُسْكُنْ حَيْثُ تَجِدُ الْعِزَّ، سَأُسَافِرُ حِيْنَ يَأْتِيْ الصَّيْفُ، والسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ أَمُوْتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا.

(۵)وہ جملہ جو شرط جازم کے جواب میں واقع ہو اور فاء جزائیہ یا إذا فجائیہ اس کے ساتھ مقرون ہو: ایسا جملہ لفظاً ومحلاً یا صرف محلاً مجزوم ہوتا ہے، جیسے: وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ (اور جسے اللہ گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں) وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيْهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ (اور اگر ان کے اعمال کے بدلے میں ان پر کوئی مصیبت آپڑتی ہے جو پہلے اپنے ہاتھوں کر چکے ہیں، تو فوراً وہ مایوس ہوجاتے ہیں)۔

ترکیب: مَنْ اسم شرط مفعول بہ مقدم، يُضْلِلِ فعل، اللّٰهُ فاعل، يُضْلِلُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، فاء جزائیہ، مَا حرف نفی، لَهُ جار مجرور سے مل کر متعلق ثَابِتٌ شبہ فعل کے، ثَابِتٌ شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر خبر مقدم، مِنْ زائد، هَادٍ مبتدا مؤخر، خبر مقدم مبتدا مؤخر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر جزاء، شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

تمرین (۲۰)

مندرجہ ذیل جملوں کی شناخت اور ترکیب کریں

إِنْ يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَهُ مِنْ قَبْلُ، مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ، إِنْ رَأَيْتَ زَيْدًا فَأَكْرِمْهُ، إِنْ أَكْرَمْتَنِيْ فَجَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا، إِنْ تَأْتِنِيْ فَأَنْتَ مُكْرَمٌ، إِنْ كَانَ قَمِيْصُهُ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ، وَإِنْ كَانَ قَمِيْصُهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ، إِنْ جِئْتَنِيْ فَمَا لَقِيْتُ، وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرٰى، إِنْ أَتَاكَ عَمْرٌو فَلَا تُهِنْهُ، وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ، وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيْدًا، إِنْ جَاءَنِيْ زَيْدٌ فَلَا لَقِيْتُ وَلَا ضَرَبْتُ.

(۶) وہ جملہ جو صفت واقع ہو: ایسا جملہ محلاً مرفوع یا منصوب یا مجرور ہوتا ہے، جیسے: وَجَاءَ مِنْ أَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى (اور شہر کے کنارے سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا) رَأَيْتُ رَجُلًا يَتْلُوْ الْقُرْآنَ (میں نے ایک مرد کو قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے دیکھا) مَرَرْتُ بِرَجُلٍ يَعْمَلُ فِيْ دُكَّانِهٖ (میں ایک ایسے مرد کے پاس سے گزرا جو اپنی دکان میں کام کر رہا تھا)

ترکیب: جَاءَ فعل، مِنْ حرف جر، أَقْصَا الْمَدِيْنَةِ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مرکب اضافی ہو کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق جَاءَ فعل کے، رَجُلٌ موصوف، يَّسْعٰى فعل، هُوَ ضمیر فاعل، يَسْعٰى فعل اپنے فاعل سے جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر جَاءَ کا فاعل، جَاءَ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تمرین (۲۱)

مندرجہ ذیل جملوں کی شناخت اور ترکیب کریں

هٰذِهٖ حَدِيْقَةٌ مَنْظَرُهَا جَمِيْلٌ، ذٰلِكَ تِلْمِيْذٌ يَذْهَبُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ،

مَرَرْتُ بِرَجُلٍ يَعْمَلُ فِيْ دُكَّانِهٖ، إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحَاتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ عَبْداً قَالَ خَيْراً فَغَنِمَ أَوْ سَكَتَ فَسَلِمَ، مَا هَلَكَ امْرُؤٌ عَرَفَ قَدْرَهٗ، وَاتَّقُوْا يَوْماً تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ إِلَى اللّٰهِ، ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ، جَاءَنِيْ غُلَامَانِ صَغِيْرَانِ يَتَكَلَّمَانِ بِاللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ، ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَاءً يُصِيْبُ هٰذِهِ الْأُمَّةَ.

(۷)وہ جملہ کسی ایسے جملے کا تابع ہو جو محل اعراب میں واقع ہو: ایسا جملہ بھی جملۂ متبوع کی طرح محلاً مرفوع یا منصوب یا مجرور ہوتا ہے، جیسے: عَلِيٌّ يَقْرَأُ وَيَكْتُبُ (علی پڑھتا ہے اور لکھتا ہے، یا علی پڑھ کر لکھتا ہے) كَانَتِ الشَّمْسُ تَبْدُوْ وَتَخْفِيْ (سورج طلوع ہوتا تھا اور پھر چھپ جاتا تھا) لَا تَقْتَدِ بِرَجُلٍ يَتَّبِعُ هَوَاهُ، وَيَعْبُدُ غَيْرَ اللّٰهِ (تو ایسے شخص کی اقتداء مت کر جو خواہش کی اتباع کرتا ہے اور غیر اللہ کی عبادت کرتا ہے)

ترکیب: عَلِيٌّ مبتدا، يَقْرَأُ فعل، هُوَ ضمیر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ حرف عطف، يَكْتُبُ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تمرین (۲۲)

مندرجہ ذیل جملوں کی شناخت اور ترکیب کریں

زَيْدٌ أَكَلَ وَشَرِبَ، مَاجِدٌ تَيَمَّمَ وَصَلّٰى، جَاءَ سَعِيْدٌ يَضْحَكُ وَيُمَازِحُ رَفِيْقَهٗ، اَلْمَدْرَسَةُ عِمَارَتُهَا عَالِيَةٌ وَحَدِيْقَتُهَا جَمِيْلَةٌ، اَلتَّلَامِيْذُ

يُهَذِّبُوْنَ نُفُوْسَهُمْ وَيُثَقِّفُوْنَ عُقُوْلَهُمْ، وَيُعَوِّدُوْنَهُمْ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ، مَدْخَلُ الْمَحَطَّةِ يَدْخُلُ مِنْهُ الْمُسَافِرُوْنَ وَيَخْرُجُوْنَ، قَالَ إِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا، فَاطِمَةُ تَنْطِقُ بِالْعَرَبِيَّةِ الْفَصِيْحَةِ وَتَتَكَلَّمُ بِاللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ، الزَّهْرَةُ رَائِحَتُهَا زَكِيَّةٌ وَلَوْنُهَا زَاهٍ، لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتاً غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَأْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰى أَهْلِهَا.

وہ جملے جو محلِ اعراب میں نہیں ہوتے نو/۹ ہیں؛

(۱)جملۂ ابتدائیہ (۲)جملۂ استئنافیہ (۳)جملۂ تعلیلیہ (۴) جملہ اعتراضیہ (۵)جملۂ تفسیریہ (۶) وہ جملہ جو اسم موصول کا صلہ واقع ہو (۷) وہ جملہ جو جوابِ قسم واقع ہو (۸) وہ جملہ جو شرطِ غیر جازم کی جزا واقع ہو (۹) وہ جملہ جو کسی ایسے جملہ کا تابع ہو جس کا کوئی محلِ اعراب نہ ہو۔

(۱)**جملۂ ابتدائیہ**: وہ جملہ ہے جو کلام کے شروع میں واقع ہو، جیسے: إِنَّا أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ (بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی ہے) اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ (اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمینوں کے نور ہیں) قَالَ إِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ (حضرت عیسیٰ نے کہا کہ بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں)[1]

ترکیب: إِنَّ حرف مشبہ بالفعل، نَا ضمیر اس کا اسم، أَعْطٰى فعل، نَا ضمیر فاعل، کَ ضمیر مفعول بہ اول، اَلْكَوْثَرَ مفعول بہ ثانی، أَعْطٰى فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، إِنَّ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تمرین (۲۳)

مندرجہ ذیل جملوں کی شناخت اور ترکیب کریں

إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَمِيْلٌ، لَيْسَ عَلَى الْأَعْمٰى حَرَجٌ، اَلْكَلِمَةُ عَلٰى ثَلٰثَةِ أَضْرُبٍ، اَلصَّوْمُ فَرْضٌ، خَلَقَ اللّٰهُ الْإِنْسَانَ، لَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ الْكُفَّارَ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ

[1] وَهِيَ الَّتِيْ تَكُوْنُ فِيْ مُفْتَتَحِ الْكَلَامِ. (جامع الدروس العربیۃ، ص:۶۰۶)

يُوْلَدُ، ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَداًّ، طَالَعْتُ هٰذَا الْكِتَابَ، مَا زَيْدٌ قَائِماً، لاَ سَيَّارَةٌ مَوْجُوْدَةٌ، إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، خَتَمَ اللّٰهُ عَلىٰ قُلُوْبِهِمْ، إِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ.

(۲) **جملهٔ استئنافیه:** وہ جملہ ہے جو درمیانِ کلام میں واقع ہو، اور اس کا تعلق ماقبل سے منقطع ہو کلام جدید کے از سرِ نو ہونے کی وجہ سے، اور اس کا دوسرا نام جملۂ مستانفہ ہے، جیسے: خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ تَعَالىٰ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ (اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حکمت سے بنایا، وہ پاک ہے ان چیزوں سے جنہیں وہ شریک ٹھہراتے ہیں)۔[1]

ترکیب: خَلَقَ فعل، هُوَ ضمیر ذوالحال، السَّمٰوٰتِ معطوف علیہ، واؤ حرفِ عطف، الْأَرْضَ معطوف، معطوف علیہا اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ، بِالْحَقِّ جار مجرور سے مل کر متعلق ثَابِتاً شبہ فعل کے، ثَابِتاً شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، خَلَقَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، تَعَالىٰ فعل، عَنْ حرف جر، مَا اسم موصول، يُشْرِكُوْنَ فعل، واؤ ضمیر فاعل، يُشْرِكُوْنَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق فعل کے، تَعَالىٰ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ مستانفہ ہوا۔

فائدہ: کبھی کبھی جملۂ مستانفہ فاءِ استئنافیہ اور واوِ استئنافیہ کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے، جیسے: فَلَمَّا آتَاهُمَا صٰلِحاً جَعَلَا لَهٗ شُرَكَاءَ فِيْمَا آتَاهُمَا، فَتَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ، قَالَتْ رَبِّ إِنِّيْ وَضَعْتُهَا أُنْثىٰ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثىٰ.

---

[1] وَهِيَ الَّتِيْ تَقَعُ فِيْ أَثْنَاءِ الْكَلَامِ مُنْقَطِعاً عَمَّا قَبْلَهَا لاستئناف كَلَامٍ جَدِيْدٍ. (جامع الدروس العربیۃ، ص:۶۰۲)

تمرین (۲۴)

مندرجہ ذیل جملوں کی شناخت اور ترکیب کریں

مَاتَ فُلَانٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ، أَتٰى أَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ، فَأُولٰئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَحِيْمًا، إِنْ يَكُوْنُوْا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ .

(۳) **جملهٔ تعليليه**: وہ جملہ ہے جو درمیانِ کلام میں واقع ہو اور اس چیز کی علت بیان کرے جو اس سے پہلے ہو، اس کا دوسرا نام جملہ معللہ ہے، جیسے: وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ (اور آپ ان کے لیے دعائے رحمت کیجیے، یقیناً آپ کی دعا ان کے لیے سکون کا باعث ہے)۔[1]

ترکیب: واؤ حرف عطف، صَلِّ فعل امر، اس میں أَنْتَ ضمیر فاعل، عَلَيْهِمْ جار مجرور سے مل کر متعلق صَلِّ فعل کے، صَلِّ فعل امر اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا، إِنَّ حرف مشبہ بالفعل، صَلٰوتَكَ مضاف اور مضاف الیہ سے مل کر مرکب اضافی ہو کر اس کا اسم، سَكَنٌ خبر، لَهُمْ جار مجرور سے مل کر متعلق سَكَنٌ کے، إِنَّ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ تعلیلیہ ہوا۔

فائدہ: کبھی کبھی جملۂ معللہ فائے تعلیلیہ کے ساتھ ملا ہوتا ہے، جیسے: قولہ علیہ السلام لَا تَصُوْمُوْا فِيْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ فَإِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَ بِعَالٍ ، تَمَسَّكْ بِالْفَضِيْلَةِ فَإِنَّهَا زِيْنَةُ الْعُقَلَاءِ .

تمرین (۲۵)

مندرجہ ذیل جملوں کی شناخت اور ترکیب کریں

فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ، تَمَسَّكْ بِالْكَافِيَةِ فَإِنَّهَا

[1] وَهِيَ الَّتِيْ تَقَعُ فِيْ أَثْنَاءِ الْكَلَامِ تَعْلِيْلًا لِمَا قَبْلَهَا. (جامع الدروس العربیۃ، ص:۶۰۶)

يُغْنِيكَ عَنْ جَمِيعِ الْكُتُبِ فِي النَّحْوِ، قَالُوْا لَا تَوْجَلْ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ عَلِيْمٍ، وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ، وَأُمْلِيْ لَهُمْ إِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ، فَإِنْ تَابُوْا وَأَقَامُوْا الصَّلَاةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ، وَلَقَدْ أَخَذْنَا آلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ، وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖ إِلَّا أَنْ قَالُوْا أَخْرِجُوْهُمْ مِنْ قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُوْنَ.

(۴) **جملہ اعتراضیہ:** وہ ایسا جملہ ہے جو ایسی دو چیزوں کے درمیان واقع ہو جو آپس میں متلازم ہو، اور اس جملے کو کلام کی تقویت یا اس کی درستگی یا اس کی تحسین وغیرہ مقاصد کے لیے لایا گیا ہو۔[1]

جملہ معترضہ کا محل استعمال

جملہ معترضہ کبھی مبتدا اور خبر کے درمیان آتا ہے، جیسے: نَحْنُ وَهٰذَا شَيْءٌ مَعْرُوْفٌ نُحِبُّ وَطَنَنَا (ہم [اور یہ ایک مشہور بات ہے] اپنے وطن سے محبت رکھتے ہیں)

ترکیب: نَحْنُ مبتدا، واؤ اعتراضیہ، هٰذَا مبتدا، شَيْءٌ مَعْرُوْفٌ مرکب توصیفی ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ معترضہ ہوا، نُحِبُّ فعل، نَحْنُ ضمیر فاعل، وَطَنَنَا مضاف اور مضاف الیہ سے مل کر مرکب اضافی ہوکر مفعول فیہ، نُحِبُّ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

کبھی فعل اور فاعل کے درمیان آتا ہے، جیسے: وَقَدْ أَدْرَكَتْنِيْ وَالْحَوَادِثُ جَمَّةٌ أَسِنَّةُ قَوْمٍ لَا ضِعَافٍ وَلَا عُزْلٍ (حوادث کے ہجوم کے باوجود قوم کے تیروں نے مجھے گھیر رکھا ہے، جو نہ کمزور ہیں اور نہ نہتے ہیں)

[1] وهي التي تَعْتَرِضُ بَيْنَ شَيْئَيْنِ مُتَلَازِمَيْنِ، لِإِفَادَةِ الكلام تَقْوِيَةً وتَسْدِيْدًا وتَحْسِيْنًا.
(جامع الدروس العربیۃ، ص:۶۰۶)

اَلْمُعْتَرِضَةُ مَا وَقَعَتْ بَيْنَ الْكَلَامَيْنِ بِلَا تَعَلُّقٍ بَيْنَهُمَا (نحو میر، ص:۴۲)

ترکیب: واؤ عاطفہ، قَدْ حرف تحقیق، أَدْرَکَ فعل، ي ضمیر ذوالحال، واؤ حالیہ، الْحَوَادِثُ مبتدا، جَمَّۃٌ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ، أَسِنَّۃُ مضاف، قَوْمٍ موصوف، لاَ ضِعَافٍ معطوف علیہ، واؤ حرف عطف، لاَ عُزْلٍ معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، أَدْرَکَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

کبھی فعل اور مفعول وغیرہ کے درمیان آتا ہے، جیسے: اِعْلَمْ أَطَالَ اللّٰہُ عُمْرَکَ أَنَّ الْمُبْتَدَأَ مَرْفُوْعٌ (جان تو [اللہ تعالی تمہاری عمر دراز کرے] کہ مبتدا مرفوع ہوتا ہے)

ترکیب: اِعْلَمْ فعل امر، تَ ضمیر فاعل، أَطَالَ اللّٰہُ فعل فاعل، عُمْرَکَ مضاف اور مضاف الیہ سے مل کر مرکب اضافی ہوکر مفعول بہ، أَطَالَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ معترضہ ہوا، أَنَّ حرف مشبہ بالفعل، الْمُبْتَدَأَ اس کا اسم، مَرْفُوْعٌ خبر، أَنَّ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر مفعول بہ، اِعْلَمْ فعل امر اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

کبھی شرط اور جواب شرط کے درمیان آتا ہے، جیسے: فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوْا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَۃُ (پھر اگر تم ایسا نہ کرسکو [اور ہرگز تم ایسا نہیں کرسکو گے] تو تم اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن انسان اور پتھر (بت) ہیں۔

ترکیب: فاء استینافیہ، إِنْ حرف شرط، لَّمْ تَفْعَلُوْا فعل، واؤ ضمیر فاعل، لَمْ تَفْعَلُوْا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، واؤ اعتراضیہ، لَنْ تَفْعَلُوْا فعل، واؤ ضمیر فاعل، لَنْ تَفْعَلُوْا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ معترضہ ہوا، فا جزائیہ، اتَّقُوْا فعل امر، واؤ ضمیر فاعل، النَّارَ موصوف، الَّتِيْ اسم موصول، وَقُوْدُھَا مرکب اضافی ہوکر مبتدا، النَّاسُ وَ الْحِجَارَۃُ معطوف علیہ معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ

خبر یہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ، اتَّقُوْا فعل امر اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

کبھی موصوف اور صفت کے درمیان آتا ہے، جیسے: قولہ تعالی: وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ (اور یہ قسم ہے [اگر تم سمجھو] بڑی قسم ہے، [اگر تم غور کرو] تو یہ ایک بڑی قسم ہے)

ترکیب: واؤ اعتراضیہ، إِنَّ حرف مشبہ بالفعل، ہٗ ضمیر اس کا اسم، لام مزحلقہ، قَسَمٌ موصوف، لَوْ تَعْلَمُوْنَ فعل، واؤ ضمیر فاعل، لَوْ تَعْلَمُوْنَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ معترضہ ہوا، عَظِيْمٌ صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، إِنَّ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

کبھی قسم اور جواب کے درمیان آتا ہے، جیسے: لَعَمْرِيْ وَمَا عَمْرِيْ عَلَيَّ بِهَيِّنٍ لَقَدْ نَطَقَتْ بُطْلاً عَلَيَّ الْأَقَارِعُ (میری عمر کی قسم۔ اور میری عمر میرے لیے کوئی آسان چیز نہیں ہے۔۔ یقیناً قبیلہ عوف نے مجھ پر جھوٹ بولا ہے)

ترکیب: ل حرف جر قسمیہ، عَمْرِيْ مرکب اضافی ہو کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق أُقْسِمُ فعل کے، أُقْسِمُ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر قسم، واؤ حرف عطف، مَا حرف نفی، عَمْرِيْ مرکب اضافی ہو کر اس کا اسم، عَلَيَّ جار مجرور سے مل کر متعلق هَيِّنٌ کے، ب زائد، هَيِّنٍ اپنے متعلق سے مل کر خبر، حرف نفی اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ معترضہ ہوا، ل برائے جواب قسم، قَدْ حرف تحقیق، نَطَقَتْ فعل، بُطْلاً مفعول مطلق، عَلَيَّ جار مجرور سے مل کر متعلق نَطَقَتْ کے، الْأَقَارِعُ فاعل، نَطَقَتْ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم، قسم اپنے جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ ہوا۔

کبھی دو مستقل جملوں کے درمیان بھی آتا ہے، جیسے: فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ نِسَائُكُمْ

حَرۡثٌ لَّکُمۡ (پھر جب وہ عورتیں اچھی طرح پاک ہو جاویں، تو ان کے پاس آ ؤ جس جگہ سے اللہ نے تمہیں اجازت دی ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے اور پاک وصاف رہنے والوں سے محبت رکھتے ہیں۔ تمہاری بیبیاں تمہارے لیے کھیتی ہیں)

تمرین (۲۶)

مندرجہ ذیل جملوں کی شناخت اور ترکیب کریں

زَیۡدٌ ظَنَنۡتُ قَائِمٌ، وَأَعۡلَمۡ فَعِلۡمُ الۡمَرۡءِ یَنۡفَعُهٗ، أَنۡ سَوۡفَ یَأۡتِيۡ کُلُّ مَا قُدِرَا ۱، إِنَّ الثَّمَانِیۡنَ وَبُلِّغۡتَهَا قَدۡ أَحۡوَجَتۡ سَمۡعِيۡ إِلٰی تَرۡجُمَانِ ۲، وَیَجۡعَلُوۡنَ لِلّٰهِ الۡبَنَاتِ، سُبۡحَانَهٗ: وَلَهُمۡ مَا یَشۡتَهُوۡنَ، إِنۡ تَمَّ ذَا الۡهَجۡرُ یَا ظَلُوۡمُ وَلَا تَمَّ فَمَالِيۡ فِيۡ الۡعَیۡشِ من أَرَبِ ۳، تَقُوۡلُ أَرَاهُ بَعۡدَ عُرۡوَةَ لَاهِیاً وَذٰلِکَ رُزۡءٌ لَوۡ عَلِمۡتِ جَلِیۡلُ ۴، لَوۡ أَنَّ الۡبَاخِلِیۡنَ وَأَنۡتَ مِنۡهُمۡ رَأَوۡکَ تَعَلَّمُوۡا مِنۡکَ الۡمِطَالَا ۵، فَلَا تَحۡسَبِيۡ أَنِّيۡ تَنَاسَیۡتُ عَهۡدَهٗ وَلٰکِنۡ صَبۡرِيۡ یَا أُمَیۡمَ جَمِیۡلُ ۶،

---

۱ اور یہ جان تو۔ اور انسان کا علم اس کو نفع دیتا ہے۔ کہ وہ ہو کر رہتا ہے جو مقدر ہوتا ہے۔

۲ بے شک اسی برس کی عمر نے۔ اور تم اس عمر تک پہنچائے جاؤ۔ میرے کانوں کو ایک ترجمان کا محتاج بنا دیا ہے۔

۳ اے ظالم! اگر ہجر وفراق مکمل ہو جائے۔ اور اللہ کرے تمام نہ ہو۔ تو زندگی میں میری ضرورت نہیں رہے گی۔

۴ وہ کہتی ہے کہ میں ابو خراش کو عروہ کے بعد لہو لعب میں مشغول دیکھتی ہوں اور یہ بھی۔ اگر تو جانے۔ بڑی مصیبت ہے۔

۵ اگر بخیل لوگ تجھے دیکھ لیں۔ جبکہ تو بھی انہیں میں سے ہے۔ تو تجھ سے ٹال مٹول کرنا سیکھ لیں۔

۶ تو یہ نہ سمجھنا کہ میں اس کا زمانہ بھول گیا ہوں، لیکن میرا صبر۔ اے امیمہ۔ بڑا عمدہ ہے۔

إِذَا حَمِدَ الْكَرِيمُ صَبَاحَ يَوْمٍ وَأَنّٰى ذَاكَ لَمْ يَحْمَدْ مَسَاءَهُ [۱]، وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مُفْتَرٍ، فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ، إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ، أَلَا زَعَمَتْ بَنُو سَعْدٍ بِأَنِّي أَلَا كَذَبُوا كَبِيرُ السِّنِّ فَانِي [۲]، إِنِّي وَقَاكَ اللّٰهُ مَرِيضٌ.

(۵) **جملۃ تفسیریہ**: وہ زائد کلام ہے جو کسی ایسی چیز کی وضاحت کرے جو اس سے پہلے مذکور ہو، اور اس کا دوسرا نام جملۂ مفسرہ اور جملہ مبینہ ہے، جیسے: وَأَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِينَ ظَلَمُوا هَلْ هٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ (اور یہ لوگ یعنی ظالم لوگ چپکے چپکے سرگوشی کرتے ہیں، کہ یہ محض تم جیسے ایک آدمی ہیں) جملہ "هَلْ هٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ" "النَّجْوَىٰ" کی تفسیر کر رہا ہے، اس لیے یہ محل اعراب میں نہیں ہے۔ [۳]

ترکیب: واؤ مستانفہ، أَسَرُّوا فعل، واؤ ضمیر فاعل مبدل منہ، النَّجْوَى مفعول بہ، الَّذِينَ اسم موصول، ظَلَمُوا فعل، واؤ ضمیر فاعل، ظَلَمَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر فاعل، أَسَرَّ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ استینافیہ ہوا، هَلْ حرف استفہام، هٰذَا اسم اشارہ مبتدا، إِلَّا حرف استثنا، بَشَرٌ موصوف، مِثْلُكُمْ مرکب اضافی ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا

---

[۱] جب شریف آدمی کسی دن صبح کی تعریف کرتا ہے، - اور ایسا کہاں ہوتا ہے- تو وہ شام کی تعریف نہیں کرتا ہے۔

[۲] سنو! بنو سعد نے یہ گمان کیا ہے کہ میں بڑی عمر والا مرنے والا ہوں، سنو! انہوں نے جھوٹ بات کہی۔

[۳] وَهِيَ الْفُضْلَةُ الْكَاشِفَةُ لِحَقِيقَةِ مَا تَلِيهِ. (اعراب القرآن)

اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

فائدہ: جملہ مفسرہ کی تین قسمیں ہیں؛

(۱) وہ جملۂ مفسرہ جس سے پہلے کوئی حرف تفسیر نہ ہو، جیسے: هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ، تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ.

(۲) وہ جملۂ مفسرہ جس سے پہلے "أي" حرف تفسیر ہو، جیسے: اِنْقَطَعَ رِزْقُهُ أَيْ مَاتَ.

(۳) وہ جملۂ مفسرہ جس سے پہلے "أن" حرف تفسیر ہو، جیسے: فَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ أَنِ اصْنَعِ الْفُلْکَ.

تمرین (۲۷)

مندرجہ ذیل جملوں کی شناخت اور ترکیب کریں

وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ، وَضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ أَيْ بِرُحْبِهَا، وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا أَيْ مُدَّةَ دَوَامِي حَيًا، إِذْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّکَ مَايُوحَىٰ أَنِ اقْذِفِيهِ، قُطِعَ رِزْقُهُ أَيْ مَاتَ، رَأَيْتُ زَيْدًا أَيْ أَسَدًا، وَإِذْ نَادَىٰ رَبُّکَ مُوسَىٰ أَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ.

(۶) **وہ جملہ جو اسم موصول کا صلہ واقع ہو،** جیسے: قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى (یقیناً کامیاب ہے وہ شخص جس نے تزکیہ کیا) مَنْ محل رفع میں فاعل واقع ہے، اور تزکّٰی صلہ ہونے کی وجہ سے محلِ اعراب میں نہیں ہے۔

ترکیب: قَدْ حرف تحقیق، أَفْلَحَ فعل، مَنْ اسم موصول، تَزَكّٰى فعل، اس میں ضمیر هُوَ فاعل، تزکّٰی فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر فاعل، أَفْلَحَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تمرین (۲۸)

مندرجہ ذیل جملوں کی شناخت اور ترکیب کریں

أُحِبُّ الَّذِيْ يَصْدُقُ، لَقِيْتُ الَّذِيْ فَسَّرَ الْقُرْآنَ، هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ، وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا اُولٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ، رَأَيْتُ الَّذِيْ حَفِظَ الْقُرْآنَ سَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُوْنَ، جَاءَ الَّذِيْ أَبُوْهُ عَالِمٌ، كَتَبَ الَّذِيْ قَرَأَ الْكِتَابَ، وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ أَنْدَاداً، وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَنْ يَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَماً، هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰئِفَ فِي الْأَرْضِ، وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ، هُوَ الَّذِيْ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ، مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِيْ حَرْثِهٖ، وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا، يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا.

(۷) **وہ جملہ جو جواب قسم واقع ہو،** جیسے: وَالْقُرْآنِ الْحَكِيْمِ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ (حکمت والے قرآن کی قسم، یقیناً آپ بھیجے ہوئے پیغمبروں میں سے ہیں) إِنَّكَ لَمِنَ المرسلين جواب قسم ہونے کی وجہ سے محلِ اعراب میں نہیں ہے۔

ترکیب: واؤ قسمیہ حرفِ جر، الْقُرْآنِ موصوف، الْحَكِيْمِ صفت، موصوف صفت سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق أُقْسِمُ فعل کے، أُقْسِمُ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر قسم، إِنَّ حرف مشبہ بالفعل، کَ ضمیر اس کا اسم، لَ مزحلقہ، مِنْ حرف جر، الْمُرْسَلِيْنَ مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ثابتٌ شبہ فعل کے، ثابتٌ شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، إِنَّ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب قسم، قسم اپنے جواب قسم سے مل کر جملہ فعلیہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

تمرین (۲۹)

مندرجہ ذیل جملوں کی شناخت اور ترکیب کریں

وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ، وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ، وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ، وَهٰذَا الْبَلَدِ الْأَمِيْنِ، لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ، لا أُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ، وَأَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ، وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ، لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ، وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ، إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ، وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْحُبُكِ، إِنَّكُمْ لَفِي قَوْلٍ مُخْتَلِفٍ، فَلا أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ وَمَا لا تُبْصِرُوْنَ، إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ، فَلا أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، إِنَّا لَقٰدِرُوْنَ.

(۸) وہ جملہ جو شرط غیر جازم کی جزا واقع ہو، جیسے: إِذَا جِئْتَنِيْ أَكْرَمْتُكَ (جب تو میرے پاس آئے گا، تو میں تیرا اکرام کروں گا) لَوْ أَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰى جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ خَاشِعاً مُتَصَدِّعاً مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ، وَلَوْلا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ.

ترکیب: إِذَا حرف شرط غیر جازم، جَاءَ فعل، تَ ضمیر فاعل، ي ضمیر مفعول بہ، جَاءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، أَكْرَمَ فعل، تُ ضمیر فاعل، ک ضمیر مفعول بہ، أَكْرَمَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

تمرین (۳۰)

مندرجہ ذیل جملوں کی شناخت اور ترکیب کریں

لَوْلا الطَّبِيْبُ لَسَاءَتْ حَالُ الْمَرِيْضِ، لَوْ كَانَ عِنْدِيْ مَالٌ

لَفَدَيْتُکَ، لَوْلَا الْعَقْلُ لَکَانَ الْإِنْسَانُ کَالْبَهَائِمِ، لَمَّا رَأَى الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ، لَوْ أَنَّ اللّٰهَ هَدَانِيْ لَکُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ، إِذَا قَلَّ مَالُ الْمَرْءِ قَلَّ صَدِيْقُهٗ، لَوْلَا الْبُخَارِيُّ لَمَا رَاحَ مُسْلِمٌ وَلَا جَاءَ، لَوِ اجْتَهَدْتُ لَنَجَحْتَ، إِذَا فَاتَکَ الْحَيَاءُ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ، إِذَا فَاتَکَ الْأَدَبُ فَالْزَمِ الصَّمْتَ، لَوْمَا التَّعَبُ مَا کَانَتِ الرَّاحَةُ.

(۹)وہ جملہ جو کسی ایسے جملہ کا تابع ہو، جس کا کوئی محل اعراب نہ ہو، جیسے:إِذَا قَرَأْتَ الْکَافِيَةَ تَعَلَّمْتَ النَّحْوَ وَ سَلِمْتَ مِنَ الْقِيْلِ وَالْقَالِ (جب تو کافیہ پڑھ لے گا، تو نحو سیکھ کر قیل وقال سے محفوظ ہو جائے گا)سَلِمْتَ مِنَ الْقِيْلِ وَالْقَالِ کا عطف تَعَلَّمْتَ النَّحْوَ پر ہے،اور تَعَلَّمْتَ النَّحْوَ محل اعراب میں نہیں ہے، کیوں کہ شرط غیر جازم کے جواب میں واقع ہے؛لہذا سَلِمْتَ مِنَ الْقِيْلِ وَالْقَالِ بھی محل اعراب میں نہیں ہے۔

ترکیب: إِذَا حرف شرط غیر جازم،قَرَءَ فعل،تُ ضمیر فاعل،الْکَافِيَةَ مفعول بہ،قَرَءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط،تَعَلَّمَ فعل،تَ ضمیر فاعل، النَّحْوَ مفعول بہ،تَعَلَّمَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ،واؤ حرف عطف،سَلِمَ فعل،تَ ضمیر فاعل،مِنْ حرف جر،الْقِيْلِ وَالْقَالِ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق سَلِمَ فعل کے،سَلِمَ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف،معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جزاء، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تمرین (۳۱)

مندرجہ ذیل جملوں کی شناخت اور ترکیب کریں

إِذَا قَلَّ مَالُ الْمَرْءِ قَلَّ صَدِيْقُهٗ وَقَلَّ حَاجَتُهٗ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ

السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّوْرَ، هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضىٰ أَجَلاً، اِتَّبِعُوْا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلاَ تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖ أَوْلِيَاءَ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ، وَإِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَحِيْمٌ، نَزَلْتُ مِنَ السَّيَّارَةِ عَلىٰ الْمَحَطَّةِ وَذَهَبْتُ إِلىٰ الْقِطَارِ، فَإِذَا جَاءَ أَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ، قَرُبَ مَوْعِدُ الْقِطَارِ ثُمَّ جَاءَ الْقِطَارُ بَعْدَ بُرْهَةٍ قَلِيْلَةٍ فَخَفَّ إِلَيْهِ الْمُسَافِرُوْنَ، لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِيْ أَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ، ثُمَّ رَدَدْنٰهُ أَسْفَلَ سَافِلِيْنَ، وَصَلَتْ السَّيَّارَةُ إِلىٰ الْمَطَارِ ثُمَّ وَقَفْتُ فِيْ سَاحَةٍ كَبِيْرَةٍ.

تَمَّتْ هٰذِهِ الرِّسَالَةُ بِعَوْنِ اللّٰهِ تَعَالىٰ
وَلَهُ الْحَمْدُ أَوَّلاً وَآخِراً

معین المنطق

فنِ منطق سے شغف رکھنے والے طلبا کے لیے انتہائی بیش قیمتی تحفہ، فنِ منطق کو انتہائی سہل اور آسان بنا دینے والی کتاب، آپ حضرات کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے۔

مؤلف: محمد اسجد ابن حافظ عبدالرزاق صاحب سرائے ضلع ہردوار اترا کھنڈ

دعائیہ کلمات: حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم صاحب نعمانی، مہتمم دارالعلوم دیوبند

حضرت فرماتے ہیں کہ:

مولوی "محمد اسجد سلمہٗ" نے اپنی مرتب کردہ کتاب **معین المنطق** میں منطق کی مصطلحات کو امہات کتب سے اخذ کر کے سلیقے سے جمع کر دیا ہے پہلا حصہ عربی میں ہے اور دوسرا حصہ اردو زبان میں ہے، امید ہے کہ سہولت پسندی کے اس ماحول میں یہ کتاب منطق سے شغف رکھنے والوں کے لئے فن سے مناسبت پیدا کرنے میں معاون ثابت ہوگی۔

طلبہ کے لیے ایک بہترین سرمایہ

امتحانات کے پرچہ کرنے کے چند اصول وضوابط

بعض طلبہ کے جوابات صحیح ہوتے ہیں، مگران کا انداز صحیح نہیں ہوتا، جس کی وجہ سے اعلی نمبرات سے محروم رہ جاتے ہیں، اس لیے آپ پرچہ عربی میں حل کریں، یا اردو میں اس کے لیے درج ذیل امور کا خاص خیال رکھیں۔

(۱) سوالات کے حل کرنے سے قبل تعوذ وتسمیہ، سورۂ فاتحہ پڑھ کر دعا کی نیت کر کے از اول تا آخر درود شریف پڑھیں، پھر تین مرتبہ یہ دعا مانگیں: یا حیُّ یا قیوم برحمتِک أستغیثُ۔

(۲) اگر دو کتابوں کا امتحان ایک ساتھ ہو تو **کراسة الأجوبه** پر پہلے اس کتاب کا نام لکھیں، جس کا جواب آپ پہلے تحریر کرنا چاہتے ہیں، پھر اس کتاب کے تمام مطلوبہ سوالوں کے جوابات لکھیں، بعض طلبہ ایک کتاب کا کوئی سوال پہلے حل کرتے ہیں، پھر دوسری کتاب کا سوال حل کرتے ہیں، پھر پہلی کتاب کا کوئی سوال حل کرتے ہیں، یہ طریقہ صحیح نہیں ہے اس سے اجتناب کریں۔

(۳) ہر سوال کا جواب نئے صفحہ سے لکھنا شروع کریں، اور جواب تحریر کرنے سے قبل جلی قلم سے عنوان قائم کریں، تاکہ آسانی سے معلوم ہو جائے کہ کون سے سوال کا جواب ہے، مثلاً: آپ تیسرے سوال کا جواب سب سے پہلے لکھنا چاہتے ہیں تو عنوان اس طرح قائم کریں، "**الجواب عن السوال الثالث**" (تیسرے سوال کا جواب) اسی طرح دوسرے سوال کا جواب، "**الجواب عن السوال الثاني**" الخ، اور یہ بات بھی یاد رکھیں کہ عنوان کی سطر مستقل ہو اور وسط یعنی درمیان میں ہو دائیں بائیں نہ ہو۔

(۴) عنوان کے لیے کسی جگہ لال یعنی سرخ روشنائی استعمال نہ کریں، اور نہ ہلکی روشنائی استعمال کریں، نہ سطروں کے درمیان زیادہ فاصلہ رکھیں، نہ زیادہ کاپیاں بھرنے کی کوشش کریں، نہ جواب کے آغاز میں یہ لکھیں کہ سوال میں کتنی باتیں دریافت کی گئی ہیں، نہ زیادہ پھول بوٹے بنائیں، نہ زیادہ باریک نہ زیادہ جلی لکھیں، اور اوراق کے دونوں طرف تھوڑی جگہ خالی رکھیں، اور تمام سطروں کی ابتدا وانتہا میں یکسانیت رہے اس کا خیال رکھیں۔

(۵) اگر آپ عربی زبان میں جواب لکھنے پر قادر ہیں تو عربی میں لکھنے کی کوشش کریں، آپ کو مزید چھ نمبر ملیں گے، لیکن آپ عربی میں جواب تحریر کرنے پر قادر نہیں یا مضمون مشکل ہے جس کی وجہ سے عربی میں جواب تحریر کرنا دشوار ہے تو آپ عربی کے بجائے اردو میں جواب تحریر کریں، بعض طلبہ عربی میں جواب تحریر کرنے پر قادر نہیں

ہوتے پھر بھی عربی میں جواب تحریر کرتے ہیں، اور مافی الضمیر کو اچھی طرح ادا نہیں کر پاتے جس کی وجہ سے ان کے نمبرات کم ہو جاتے ہیں، اور عربی درست نہ ہونے کی وجہ سے اعلیٰ نمبرات سے بھی محروم رہتے ہیں۔

(۶) عربی میں پرچہ کرتے وقت صلات، مراجع اور ضمائر کا خاص خیال رکھیں، خاص طور پر عربی کے ان الفاظ کا زیادہ استعمال کریں، جو حواشی میں موجود ہوں۔

(۷) اگر آپ کی تحریر اور ترتیب اچھی ہوگی تو آپ کو مزید چار نمبر ملیں گے، اس لیے بہترین انداز میں اپنے مافی الضمیر کو پیش کریں۔

(۸) اگر سوال میں ترجمہ مطلوب ہے تو سوچ کر عبارت کا ترجمہ ذہن میں محفوظ کرلیں، پھر پوری عبارت کا ترجمہ ایک ساتھ تحریر کریں۔

(۹) اس کے بعد دیکھیں کہ سوال کی عبارت کا ماقبل سے تعلق ہے یا نہیں، اگر تعلق ہے تو ماقبل کے مضمون کو قدرے اختصار کے ساتھ بیان کر کے سوال کی عبارت کو حل کرنا شروع کریں اور اگر ماقبل سے کوئی تعلق نہ ہو تو ابتداءً سوال کی عبارت حل کریں۔

(۱۰) سوال کی عبارت کبھی تو کسی سوال مقدر کا جواب ہوتی ہے، اور کبھی کسی مضمون کو محیط ہوتی ہے، اگر سوال مقدر کا جواب ہے تو پہلے سوال کی وضاحت کریں، پھر حسب بیانِ مصنف اس کا جواب تحریر کریں، مصنف کے بیان کردہ جواب کے علاوہ بھی اگر کوئی جواب آپ کے ذہن میں ہو تو یہ کہہ کر کہ (اس کا ایک جواب یہ بھی ہوسکتا ہے) اس کو بھی تحریر کردیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مصنف صرف سوال اور اعتراض کی عبارت کو ذکر کرتا ہے اور اس کا جواب ذکر نہیں کرتا، تو ایسی صورت میں آپ حسب بیانِ مصنف سوال و اعتراض کو لکھیں، پھر اپنی معلومات کے مطابق اس کے جوابات تحریر کریں، اور اگر سوال میں کسی مضمون کو بیان کیا گیا ہے تو اس مضمون کو مالہ وما علیہ کے ساتھ تحریر کریں۔

(۱۱) بعض مرتبہ ممتحن کچھ زائد باتیں دریافت کرتا ہے تو ایسی صورت میں آپ کو یہ دیکھنا ہوگا کہ ان میں سے کسی بات کا جواب حلِ سوال کے ذیل میں آچکا ہے یا نہیں اگر آچکا ہے تو آپ اس کی ابتدا میں لائن پر ایک خط کشید کردیں، دوبارہ اس کو لکھنے کی ضرورت نہیں ہے اگر نہیں آیا ہے تو اس کو ضرور تحریر کریں۔

(۱۲) بعض مرتبہ سوال میں مذکورہ عبارت سے بات پوری نہیں ہوتی بلکہ عبارت کے اگلے حصہ میں جا کر بات پوری ہوتی ہے، تو ایسی صورت میں طالب علم مابعد کی عبارت کو پیشِ نظر رکھ کر اپنی بات پوری کریں۔

(۱۳) پرچۂ امتحان اگر کتب حدیث کا ہو تو اس کو حل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے آپ جواب میں مذکورہ حدیث یا احادیث کی ایسی تشریح فرمادیں، جس سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا منشاء ظاہر ہو جائے اس کے بعد آپ کو حدیث

سے عقائد یا احکام سے متعلق جو مسئلہ استفادہ ہو اس مسئلہ کی وضاحت کریں، مطلوب ہو تو ہر ایک کے دلائل لکھیں، سوال میں مذکور حدیث اگر آپ کے خلاف ہو تو آپ اس حدیث کی توجیہ کریں توجیہ کی ایک صورت یہ ہے کہ آپ اس حدیث کی ایسی تشریح کریں جس سے وہ آپ کے مذہب کے خلاف نہ رہے، دوسری صورت یہ ہے کہ یہ حدیث اگر منسوخ ہے تو آپ اس کا منسوخ ہونا ثابت کریں، تیسری صورت یہ ہے کہ اس حدیث کے علاوہ جو حدیث آپ کے مذہب کے موافق ہو اس کا راجح ہونا ثابت کریں۔

(۱۴) نیز ایک کلمہ کے بعض حروف پہلی سطر کے آخر میں اور بعض حروف دوسری سطر کے شروع میں ہرگز تحریر نہ کریں، مثلاً تحریک ایک کلمہ ہے، آپ اس کو اس طرح نہ لکھیں کہ تحر پہلی سطر کے آخر میں اور یک دوسری سطر کے شروع میں واقع ہو۔

(۱۵) بعض طلبہ کا املا درست نہیں ہوتا مثلاً خاص وعام کے بجائے خاس وعام، سفارش کے بجائے شفارش وغیرہ لکھ دیتے ہیں، طلباء اس کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں۔

(۱۶) کچھ طلباء کی تحریر اتنی خراب اور نا صاف اور شکستہ ہوتی ہے کہ ممتحن کے لیے اس کا پڑھنا دشوار ہوتا ہے، ایسے طلباء اکثر و بیشتر ناکام ہوتے ہیں، اس لیے جہاں تک ہو سکے صاف صاف لکھنے کی کوشش کریں۔

(۱۷) اگر کوئی سوال مشکل ہو اور رف بنانے کی ضرورت پیش آئے تو **کراسة الأجوبه** کے آخری صفحہ پر باریک قلم سے لکھیں، اور قلم زد کر دیں، اور سراجی کا پرچہ حل کرنے کے لیے اپنے ہمراہ کیلکولیٹر لے جانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۸) سوال میں دریافت کی گئی ہر بات کا مکمل و مفصل جواب تحریر کریں، طلباء بعض باتوں کا جواب ترک کر دیتے ہیں، یا مختصر تحریر کرتے ہیں جس کی وجہ سے اعلیٰ نمبرات سے محروم رہتے ہیں۔

(۱۹) تمام سوالوں کے جوابات مکمل کرنے کے بعد ضرور بالضرور ایک مرتبہ ان کو غور سے دیکھ لیں، کوئی بات رہ گئی ہو یا کوئی غلطی ہو تو اس کو تحریر کر دیں۔

ان ہدایات پر عمل کر کے آپ اعلیٰ نمبرات حاصل کر سکتے ہیں اس لیے ان کو غور سے پڑھیں، اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں، اللہ تعالیٰ آپ کو تمام امتحانوں میں اعلیٰ نمبرات سے کامیاب فرمائے۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین

(مستفاد از: "آب حیات" تصنیف حضرت مولانا مفتی امین صاحب،

استاذ حدیث دار العلوم دیوبند)

تمرین (۱)

اِخْدِمْ	تو خدمت کر
ماأعْقَلَه	وہ کتنا بڑا عقلمند ہے
ما أظْرَفَهُ	وہ کتنا بڑا چالاک ہے
ماأجلَدَه	وہ کتنا بڑا پہلوان ہے
أَقِيْمُوْا	قائم کرو تم سب
الصَّلاةُ	نماز
نَشْرَحْ	ہم کھول دیں گے
صَدْرٌ	سینہ
طَعَامٌ	کھانا
تَفُوْزُ	تو کامیاب ہو جائے گا
أَقْدِمْ	کس قدر پرانا
مِنْدِيْلٌ	رومال، دستی

تمرین (۲)

الثَّمَرُ	پھل
نَاضِجٌ	پکا ہوا
اللَّبَنُ	دودھ
بَارِدٌ	ٹھنڈا
التُّفَّاحُ	سیب
حُلْوٌ	میٹھا
النَّارُ	آگ
حَقٌّ	برحق
السُّوْقُ	بازار
كَبِيْرَةٌ	بڑا
اللَّحْمُ	گوشت
طَرِيٌّ	نرم وتر وتازہ
حَارٌّ	گرم
المَاءُ	پانی
عُذْبٌ	خوشگوار کھانا پانی
نَقِيٌّ	صاف ستھرا
الزَّهْرُ	پھول
جَمِيْلٌ	پسندیدہ، خوبصورت
الدَّوَاءُ	دوائی
مُفِيْدٌ	فائدہ مند
المِنْضَدَةُ	تپائی
طَوِيْلٌ	لمبا

تمرین (۳)

صَائِمَاتٌ	روزہ دار
يَجْتَهِدُوْنَ	وہ محنت کرتے ہیں
بَلْدَةٌ	شہر

اَلْعُطْلَةُ	چھٹی
اَلــــرِّدَاءُ الْأَسْوَدُ	سیاہ چادر
رَخِیْصٌ	سستا

﴿تمرین (۴)﴾

اَلْقَنَاعَةُ	صبر،تھوڑے پر صبر کرنا
اَلنَّحْلَةُ	شہد کی مکھی
مُلُوْکٌ	بادشاہ
اَلْفَرَجُ	کشادگی
اَلْکُرَّاسَةُ	کاپی
غُصْنٌ	ٹہنی

﴿تمرین (۵)﴾

قَمَرٌ	چاند
تَنْهٰی	وہ روکتی ہے
فَحْشَاءٌ	بے حیائی
مُنْکَرٌ	برے کام
اَلْحَسَنَاتُ	نیکیاں
اَلسَّیِّئَاتُ	برائیاں

﴿تمرین (۶)﴾

کَاذِبٌ	جھوٹا

سَحَابٌ	بادل
مُهْمِلاً	بےکار
مَجْنُوْنٌ	دیوانہ
تَحْزَنُوْنَ	وہ لوگ ڈرتے ہیں
الرَّجِیْمُ	مردود

﴿تمرین (۷)﴾

جَلِیْسٌ	ساتھی، دوست
أَحْسَنُ	زیادہ اچھا
اِکْرَاهٌ	جبر
بَخِیْلٌ	کنجوس، وہ شخص ہے جو اپنی ضروریات زندگی پر خرچ کرنے میں کمی کرے
کُلِّیَّةٌ	کالج، یونیورسٹی
مُسْتَشْفٰی	ہسپتال
قُرٰی	گاؤں
مُسْرِفٌ	ضرورت سے زیادہ خرچ کرنے والا

﴿تمرین (۸)﴾

نَظِیْفٌ	صاف

فُؤَادٌ	دل
نَازِغاً	خالی
ضَالٌّ	گمراہ
مُتَحَيِّراً	پریشان
حَارِسٌ	دربان
عُشٌّ	گھونسلہ

تمرین (۹)

حَفَلَةٌ	جلسہ
يَخْطِفُ	وہ اچک لیتا ہے
اِنْقَضٰى	وہ ختم ہو گیا
فَجَعَ	وہ پھٹا
سَارَ	وہ چلا گیا

تمرین (۱۰)

عَلَّمَ	اس نے سکھایا
مُعْتَدِلٌ	معتدل، درمیانہ
مُهْمِلٌ	بے کار
صِدْقٌ	سچائی
مُنْجِياً	نجات دلانے والا
اَلْإِنَاءُ	برتن
ذَكِيًّا	ہوشیار

اَلْجَوُّ	موسم
اَلْكِبَرُ	بڑائی، تکبر
قَدِمَ	وہ آیا

تمرین (۱۱)

شَرِبَ	اس نے پیا
العَصِيْرُ	رس
صَنَعَ	اس نے بنایا
النجّار	بڑھئی
النافذ	روشن دان
الحجرة	کمرہ
قَامَتْ	وہ کھڑی ہوئی
صَامَ	اس نے روزہ رکھا
اِنْتَهٰى	ختم ہونا، پورا ہونا
الدَّرْس	سبق
لَقِيْتُ	میں نے ملاقات کی
حَضَرَ	وہ حاضر ہوا
الفَصْلُ	درسگاہ، کلاس روم
قَطَفَتْ	اس عورت نے توڑا
نَجَحَ	وہ کامیاب ہوا
رَكِبَ	وہ سوار ہوا

القِطَار	ریل گاڑی، ٹرین
طَلَعَتْ	وہ نکلا
الشَّمس	سورج
أَخَذْتُ	میں نے حاصل کیا
السيَّارَة	موٹر کار
اِنَاءٌ	برتن
يَمْحَقُ	وہ مٹاتا ہے
يُرْبِي	وہ بڑھاتا ہے

تمرین (۱۲)

عُتْبَةُ	ایک شخص کا نام
اَلْحَاسِدُ	حسد کرنے والا
تَارِكٌ	چھوڑنے والا
اَلْقَاعِدُ	پیشوا، لیڈر
مُصْلِحٌ	اصلاح کرنے والا
الرِّوَايَةُ	کہانی
اَلْبِدَعُ	بدعتی لوگ
سَنَا	چمک
بَرْقٌ	بجلی
يَخْصِفَانِ	ان دونوں نے چپکایا

تمرین (۱۳)

دَرْسٌ	سبق
اَلْفُسَّاقُ	بدکار
اَلْفُجَّارُ	جھوٹ بولنے والا
زَمَنٌ	وقت
شَبَابٌ	جوانی
وِصَالٌ	جدائی

تمرین (۱۴)

اَلْبَحْرُ	سمندر
سَمَكٌ	مچھلی
تَحْتَ	نیچے
السَّرِيْرُ	چارپائی
حَقِيْبَةٌ	بیگ
أَمَامٌ	سامنے
خَلْفٌ	پیچھے

تمرین (۱۵)

أَكْرِمْ	تم اکرام کرو
غَادَرَ	اس نے کوشش کی

يُدْرِكُ	وہ پاتا ہے
اِشْتَرٰى	اس نے خریدا
أَنْكَرَ	اس نے پہچاننے سے انکار کیا
بُسْتَانٌ	باغیچہ
لَعِبٌ	کھیل

تمرین (۱۶)

اَلْعِلْمُ	علم
يَرْفَعُ	وہ بلند کرتا ہے
يُفِيْدُ	وہ فائدہ پہنچاتا ہے
يَرْزُقُنِي	وہ مجھے روزی دیتا ہے
صَلاَحاً	درست
اَلْمُطَالَعَةُ	مطالعہ کرنا
اَلْكَسُوْلُ	کاہل، سست
سِيْرَةٌ	عادت
مَمْدُوْحَةٌ	تعریف کیا ہوا
عَالِيَةٌ	بلند
غَافِلٌ	غافل، بے خبر
تَعْمَلُوْنَ	تم کرتے ہو
يُحْدِثُ	وہ پیدا کرتا ہے
يَتُوْبُ	وہ متوجہ ہوتا ہے
يَنْطِقُ	وہ بولتا ہے
اَلْفَصِيْحَةُ	خوش بیان

تمرین (۱۷)

يَبْكِي	وہ روتا ہے
خَرَجَ	وہ نکلا
خَائِفاً	ڈرتے ہوئے
يَتَرَقَّبُ	وہ انتظار کرتا ہے
زُرْتُ	میں نے ملاقات کی، میں نے دیکھا
عِشَاءً	رات کی ابتدائی تاریکی
نَزَلَ	وہ اترا، اس نے قیام کیا
يُلَقِّي	وہ حاصل کرتا ہے، وہ لیتا ہے
اِسْتَبْشَرَ	وہ خوش ہوا
السَّاحَةَ	میدان
يَهْرُبَانِ	وہ دونوں بھاگتے ہیں
يُمَازِحَانِ	وہ دونوں ہنسی مذاق کرتے ہیں

تمرین (۱۸)

أَظُنُّ	میں گمان کرتا ہوں
أُمَّةٌ	امت،قوم
تَجْتَمِعُ	وہ جمع ہو جائے گی
اَلتَّفَرُّقُ	جدا ہونا
اَلْأَحْزَابُ	جماعت
اَلْمَلٰئِكَةُ	فرشتہ
خَلِيْفَةٌ	جانشین
لَمُحْضَرُوْنَ	حاضر کیے گیے
أَعْصِرُ	میں نچوڑتا ہوں
خَمْرٌ	شراب

﴿تمرین (۱۹)﴾

حِيْنَ	جس وقت
وَاذْكُرُوْا	یاد کرو تم
أَنْظِرْنِيْ	مجھے مہلت دو
وَلِّ	پھیر
وَجْهَكَ	اپنا چہرا
يُحْمٰى	وہ آگ پر تپائے جائیں گے
اَلصَّيْفُ	موسم گرما،گرمی کا موسم
اَلسَّلَامُ	محفوظ ہونا

وُلِدْتُّ	میں پیدا ہوا
أَمُوْتُ	میں مروں گا
حَيًّا	زندہ

﴿تمرین (۲۰)﴾

يَسْرِقُ	وہ چوری کرتا ہے
يُطِعْ	وہ فرماں برداری کرتا ہے
جَزَاكَ	وہ تجھے بدلہ دے
قَمِيْصٌ	کرتا
قُدَّ	وہ پھٹ گیا (لمبائی میں)
قُبُلٌ	اگلا حصہ
دُبُرٌ	پچھلا حصہ
تَعَاسَرْتُمْ	تم تنگ دست ہو جاؤ
تُرْضِعُ	وہ دودھ پلائے گی
لَا تُهِنْهُ	تم بے عزتی مت کرو
عَيْلَةٌ	محتاج
بَعِيْدٌ	دور

﴿تمرین (۲۱)﴾

حَدِيْقَةٌ	باغ
جَنَّةٌ	باغ
تَجْرِيْ	وہ بہتی ہیں

اَلْأَنْهَارُ	نہریں
أَعُوْذُ	میں پناہ مانگتا ہوں
لَا تَشْبَعُ	تم شکم سیر نہ ہو
دَعْوَةٌ	دعا
لَا يُسْتَجَابُ	قبول نہیں کی جائے گی
غَنِمَ	مفت حاصل کرنا
سَكَتَ	وہ خاموش ہوا
إِمْرَءٌ	مرد
مَثَلاً	مثال
أَصْلٌ	جڑ
ثَابِتٌ	مستحکم، مضبوط
فَرْعٌ	شاخ
بَلَاءٌ	مصیبت، آزمائش
يُصِيْبُ	وہ پہنچتا ہے

تمرین (۲۲)

تَيَمَّمَ	اس نے تیمّم کیا
رَفِيْقٌ	ساتھی، دوست
يُهَذِّبُوْنَ	وہ شائستہ کرتے ہیں
نُفُوْسٌ	دل، ذات
يُثَقِّفُوْنَ	وہ سیدھا کرتے ہیں

مَكَارِمُ	اچھے کام
أَخْلَاقٌ	اخلاق، عادت
تَسْتَأْنِسُوْا	تم مانوس ہو جاؤ
تُسَلِّمُوْا	تم سلام کرو
رَائِحَةٌ	مہک
زَكِيَّةٌ	اچھی
لَوْنٌ	رنگ
زَاهٍ	چمکنے والی
مَدْخَلٌ	داخل ہونے کی جگہ
اَلْمَحَطَّةُ	اترنے کی جگہ، ریلوے اسٹیشن

تمرین (۲۳)

أَعْمىٰ	اندھا
أَضْرُبٌ	قسم
اِسْوَدَّ	وہ سیاہ ہوا
خَتَمَ	اس نے مہر لگائی

تمرین (۲۴)

اِسْتَعْجَلَ	اس نے جلدی کی
تَعَالىٰ	وہ بلند و بالا ہے
بَدَّلَ	اس نے بدلا

سَیِّئَاتٌ	گناہ، برائی
حَسَنَاتٌ	نیکی
غَفَرَ	اس نے معاف کیا

﴿تمرین (۲۵)﴾

حَزِنَ	وہ غمگین ہوا
عَزَّ	وہ باعزت ہوا
أَغْنیٰ	اس بے نیاز کیا
وَجِلَ	وہ ڈرا
غُلَامٌ	لڑکا
اِسْتَدْرَجَ	اس نے ڈھیل دی
أَمْلیٰ	اس نے مہلت دی
مَتُنَ	وہ مضبوط ہوا
نَقْصٌ	کمی

﴿تمرین (۲۶)﴾

قُدِرَ	مقدار کے مطابق کرنا
أَحْوَجَ	اس نے محتاج بنایا
ظَلُوْمٌ	بے انتہا ظلم کرنے والا
عَیْشٌ	زندگی
أَرَبٌ	حاجت
رُزْءٌ	مصیبت

بَاخِلِیْنَ	بخل کرنے والے
مِطَالٌ	ٹال مٹول کرنا
تَنَاسیٰ	بھولنا
عَهْدٌ	زمانہ
مَسَاءٌ	شام
اِفْتَریٰ	اس نے جھوٹ گھڑا

﴿تمرین (۲۷)﴾

ضَاقَ	وہ تنگ ہوا
رَحُبَ	وہ کشادہ ہوا
أَوْصیٰ	اس نے تاکیدی حکم دیا
قَذَفَ	اس نے پھینکا
قَطَعَ	اس نے کاٹا، ختم کیا
لِصٌّ	چور

﴿تمرین (۲۸)﴾

فَسَّرَ	اس نے قرآن کا مطلب بیان کیا
اِسْتَویٰ	وہ برابر ہوا
اِنْقَلَبَ	وہ پلٹا، پھرا
أَنْدَادٌ	شرکاء
أَعْرَابٌ	دیہاتی باشندے

اَلْمَغْرَمُ	تاوان
حَرْثٌ	کھیتی
وَلَجَ	وہ داخل ہوا
عَرَجَ	وہ چڑھا

تمرین (۲۹)

خَسِرَ	اسے گھاٹا ہوا
اَلتِّیْنُ	انجیر
أَمِیْنٌ	امانت دار
حَلَالٌ	اترنا، قیام کرنا
کَبَدٌ	معظم شی، اندرون، پہلو
رَجْعٌ	بارش کے بعد بارش
صَدْعٌ	شگاف
حُبُکٌ	سخت
مَشْرِقٌ	سورج طلوع ہونے کی جگہ
مَغْرِبٌ	سورج غروب ہونے کی جگہ

تمرین (۳۰)

سَاءَ	وہ برا ہوا، اس نے برا کیا
فَدیٰ	وہ قربان ہوا
بَهَائِمُ	چوپایہ
نَزَغَ	طلوع ہوا
رَاحَ	وہ شام کو آیا، گیا

تمرین (۳۱)

قَضیٰ	اس نے طے کیا
أَجَلٌ	موت، عمر
مَوْعِدٌ	وقت
بُرْهَةٌ	عرصہ
خَفَّ	جلدی کرنا
سَفُلَ	نیچا ہوا،
مَطَارٌ	ہوائی اڈا
سَاحَةٌ	میدان

مؤلف کی دیگر تالیفات

(۱) جملوں کی شناخت کیسے کریں؟

اس کتاب میں فن نحو میں استعمال ہونے والے مشکل جملوں کو یکجا کر کے ان کی تراکیب اور تمرینات سے طالبانِ علوم دینیہ کی رہنمائی کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کتاب کا مقصد عربی عبارتوں کو فہم سے قریب کرنا ہے، تاکہ حل عبارت میں آسانی ہو سکے۔

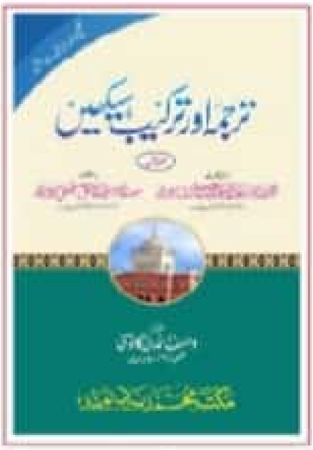

(۲) ترجمہ اور ترکیب سیکھیں (حصہ اول)

اس کتاب میں فن نحو کے قواعد کو جمع کر کے ان کے استعمال و عربی عبارت کے ترجمے اور ترکیب کو موضوع بناتے ہوئے تمرینات سے طالبانِ علوم دینیہ کو صحیح ترجمہ کرنے کا عادی بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

(۳) ترجمہ اور ترکیب سیکھیں حصہ دوم

(۴) تراجم الصرف

} یہ دونوں کتابیں زیر قلم ہیں۔

Maktaba Muhammadiya Deoband
Mob: 9760047618 , 9027553417